رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۴

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۴۰

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث امرتسر کوچہ کٹرہ بھائی

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح چندہ

والیان ریاست سے سالانہ عللہ
رؤسا و جاگیرداروں سے ۔ للہ
عام خریداران سے ۔ للعہ
ششماہی ۔ ۔ ۔ ۳
ممالک غیر سے سالانہ ۔ ۱۸ شلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ
بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۷- جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۴- اگست ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (بیا بحلقۂ اہل حدیث حاضر شو) ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
خاکساری تحریک اور اس کا بانی - - ص۳
طاعون کا دفعیہ۔ مرزا صاحب کا نشان .. ص۵
علمائے اسلام سے مرزائیوں کے سوال - ص۶
خلافت پارٹی میں بریلوی فتنہ - - ص۷
کعبہ اور بدعت - - - - ص۸
جلسہ ... - - - ص۹
شرک سے خطاب - - - - ص۱۰
قابل التفات تجویز - - - - ص۱۱
خلفاء معصوم میں اہلیت - - - ص۱۲
... متفرقات - - ص۱۳
... اشتہارات - ص۱۴

بیا بحلقۂ اہلحدیث حاضر شو

(یہ نظم جمعیۃ اہل حدیث بمبئی کے جلسہ اول میں بتاریخ ۹ جولائی ۱۲ پڑھی تھی)

(از عبد الرزاق صاحب سعید بن عمر)

خدائے قادر و قدوس کی بجا ل سعید — نوازشیں ہیں کرم ہے بڑی عنایت ہے
بچا لیا ہے بوجہ عقیدۂ توحید — مجھے بروز جزا خجلت و ندامت سے
ہے جس کی ذات سزاوار مدحت و تمجید — اسی کی حمد و ثنا میں ہے زبان قلم
اسی کے در کے گدا ہیں امام ہوں کہ شہید — پیمبر اس کی اعانت کے ہر طرح محتاج
وہ کامراں ہے جسے ذات حق کی ہو تائید — وہ رد کرے تو مجال قبول کس کو ہے
ندا ضمیر نے دی یہ مجھے بصد تاکید — ہوا جو صوفی و شاعر کی بزم میں حاضر

بیا بحلقۂ اہل حدیث حاضر شو
جہت مرکز جذب و سلوک دیگر نیست

تفسیر بالرائے - مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کی نئی تصنیف - اس میں مرزائی، شیعہ، چکڑالوی، بریلوی وغیرہ تفاسیر کی اہم ...

انتخاب الاخبار

(۳۱- جولائی ۱۹۳۹ء)

مقامی حالات امرتسر شہر میں ۳۰- جولائی کو معمولی سی بارش ہو جانے سے ہوا مرطوب ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے موسم میں بھی تبدیلی ہو گئی ہے۔ ناظرین باران رحمت کے لئے دعا کریں ——— فتنہ خاکساری کو روکنے کے لئے امرتسر شہر کے مقامی علماکرام و دیگر حضرات کی کوشش سے ایک انجمن "حزب المجاہدین" بنائی گئی ہے جو عنقریب اس تحریک کے دبانے کی ہر ممکن کوشش کریگی

——— سردار ہرنام سنگھ رام گڑھیا امرتسر میونسپل کمیٹی کے صدر مقرر ہوئے ہیں ——— پنجاب اسمبلی کے مسلم ممبری انتخاب کے لئے دوڑ دھوپ شروع ہو گئی ہے

——— مجلس احرار کے زیر اہتمام خاکساری تحریک کے بالمقابل احراری نوجوانوں کو منظم کرنے اور ان کو فوجی قواعد و پریڈ کرانے کے لئے مجلس احرار کے مقامی رہنما کوشش کر رہے ہیں۔ ہر رات کو باقاعدہ کوریں مارچ کرتی ہیں۔

——— لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ کا نفرنس ۲۷- ۲۸- ۲۹ دسمبر ۱۹۳۹ء کو منعقد ہوگی۔

——— مسجد شہید گنج لاہور کی بازیابی کیلئے ہائیکورٹ کے فیصلہ کے خلاف پریوی کونسل میں اپیل دائر کر دی گئی ہے۔ سکھوں کی طرف سے بھی اس کی پیروی کرنے کے لئے پندرہ ہزار روپیہ فراہم کیا گیا ہے۔ پدری ناتھ جو پہلے سے ہی اس مقدمہ کی پیروی کرتے رہے ہیں اس اپیل کی پیروی کرنے کے لئے بھی ولائت جانے والے ہیں۔

——— کانگڑہ وادی میں بارش کی کثرت سے ایک پہاڑی گر گئی۔ ریلوے لائن دھنس گئی۔ برساتی نالے نشیب علاقہ زیر آب ہو گیا۔

——— شمالی وزیرستان کے پولیٹیکل ایجنٹ نے بہ اجازت گورنر سرحد تمام وزیری باشندوں کو فقیر ایپی سے کسی قسم کی بات چیت اور ملاقات کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

——— مسٹر محمد علی جناح نے وائسرائے ہند اور ملک معظم کی خدمت میں اپیل کی ہے کہ فیڈریشن کو ہندوستانیوں پر زبردستی نہ ٹھونسا جائے۔

——— حیدر آباد میں فرقہ داری فساد ہونے پر ۲- آدمی ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔

دفتر اہلحدیث کی دو نئی مطبوعات

(۱) "تفسیر بالرائے"

(زبان اردو) اس کتاب کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی کیونکہ اردو میں کئی ایک تفسیریں شائع ہوئی ہیں جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں۔ مثلاً "بیان للناس" امرتسری۔ "بیان القرآن" لاہوری۔ چکڑالوی مرزائی، شیعہ، ترجمہ قرآن بریلوی وغیرہ۔ ان سب تفسیروں اور تراجم کی اہم اغلاط ظاہر کر کے اصلاح کی گئی ہے قابل دید و شنید ہے۔ مولانا صاحب کی یہ بالکل نئی تصنیف ہے۔ قیمت صرف ۱۰/

(۲) مکالمہ احمدیہ

جس میں قادیانی اور لاہوری مرزائی جماعتوں کے وہ مضامین درج ہیں جو ہر دو فریق اپنے اپنے اخبارون (پیغام صلح و الفضل) میں بابت مناظرہ نبوت مرزا شائع کرتے رہے۔ کتاب قابل دید ہے۔ قیمت ۵/

ہر دو کتب ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

اخبار ہذا کا صفحہ ۱۴
ضرور ملاحظہ فرمائیں
(منیجر اہلحدیث امرتسر)

——— ہوڑہ ریلوے اسٹیشن پر گیارہ سیر چرس برآمد ہوئی جو ناجائز طور پر کہیں بھیجی جا رہی تھی۔

——— امریکہ کے طلباء جنگ میں شامل ہونے کے مخالف ہیں۔

——— ایک اطلاع مظہر ہے کہ ادیس ابابا (حبشہ) میں جرمنی فوج پہنچ رہی ہے۔

——— ٹوکیو (جاپان) میں ۱۷ تا ۲۲ اگست دس ہزار جاپانی بوائے سکاؤٹوں کا اجتماع ہوگا۔ جس میں جرمن اطالیہ، مانچوکئو۔ فلپائن اور امریکہ کے سکاؤٹوں کو شامل ہونے کی دعوت دی گئی ہے۔

——— حکومت جاپان نے اندھے۔ گونگے اور بہرے بچوں کی جبری تعلیم کا فیصلہ کیا ہے۔

——— لندن سے دہشت انگیزوں کو باہر بھیجا جا رہا ہے

——— جواہر لال نہرو لنکا سے واپس آگئے ہیں۔ جس مقصد کے لئے وہاں گئے تھے اس میں ایک حد تک ان کو کامیابی حاصل ہو گئی ہے۔

——— گاندھی جی کے مشورہ کے مطابق ٹرانسوال (جنوبی افریقہ) میں سول نافرمانی کا ارادہ ترک کر دیا ہے

——— روما کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اطالوی بمبار طیاروں نے مرکزی بحیرہ روم میں مشق کے طور پر کئی سو میل رقبہ میں بمباری کی۔

——— روس، فرانس اور برطانیہ میں ایک نیا معاہدہ ہو رہا ہے۔

——— ڈینزگ کی سینٹ نے ایک نیا فرمان جاری کیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ پولینڈ اور ڈینزگ کے یہودی کسی قسم کے کاروبار میں روپیہ نہ لگائیں۔

——— لندن۔ ہرجان اینڈ رسن نے اعلان کیا ہے کہ ایک ماہ سے زائد عرصہ کے لئے سیر و تفریح یا سفر کو جانے والے لوگ گیس پروف نقاب ضرور خریدیں۔ ممکن ہے جنگ چھڑ جائے اور گھر پر نہ پہنچ سکیں۔

——— پانڈی چری۔ فرانسیسی حکومت نے سارے فرانسیسی ہندوستانیوں کے نام بصورت جنگ فوج میں بھرتی ہونے کا حکم بھیجا ہے۔

——— ہسپانوی گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ ۱۸ سال سے پچاس تک عمر والے قومی تعمیر کے پروگرام کے سلسلہ میں پندرہ دن مفت کام کریں۔ ورنہ ۱۲ شلنگ یومیہ گورنمنٹ کو دیں۔

خون کے آنسو - مسلمانان ہند کی موجودہ پستی کے اسباب اور ان کا علاج۔ قیمت ۴/ پتہ منیجر اہلحدیث امرتسر

مستصفی - امام رازی کی مشہور کتاب مستصفی کا اردو ترجمہ (۶۷۲) قابلیت ... قیمت ۹/ پتہ منیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۷۔ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ

خاکساری تحریک اور اس کا بانی

(۶)

یہ سلسلہ مضمون "اہلحدیث" مورخہ ۳۰ جون میں شروع ہوا ہے۔ ہم نے ۷۔ جولائی کے "اہلحدیث" میں مشرقی صاحب کی تصنیفات کو آٹھ نمبروں میں تقسیم کیا تھا جن میں سے تین نمبر درج ہو چکے ہیں۔ آج چوتھا نمبر درج کیا جاتا ہے۔

ناظرین! ہمارے سوالات کے جواب جلدی عنایت کریں جو مکرر سہ کرر درج ہو رہے ہیں۔ مضمون ہذا اخبار کے بعد رسالہ کی صورت میں بھی چھپتا ہے۔ اسلئے اس کے متعلق مندرجہ ذیل سوالات جواب طلب ہیں۔

(۱) یہ رسالہ کم سے کم کتنی تعداد میں شائع کیا جائے؟

(۲) جہاں اس کی ضرورت محسوس ہو وہاں کے احباب اطلاع دیں کہ ان کو کتنی تعداد مطلوب ہے؟

(۳) یہ رسالہ چونکہ مفت شائع ہوگا اسلئے احباب خیر از قسم زر اعانت اس میں کیا مدد دینگے۔ جو کچھ دینا ہو حسب توفیق بھیجے جائیں۔

(نوٹ) ان سوالوں کے جواب بہت جلد آنے چاہئیں

(۴) بانی تحریک بظاہر جہاد کا بہت شائق معلوم ہوتا ہے مگر اصل مجاہدین کی بہت توہین کرتا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:۔

"خاکسار تحریک کا مقصد اور مذہب

پس دو لفظوں میں خاکسار تحریک کا پہلا اور آخری مقصد تیرہ سو برس کے بعد پھر خدا اور اسلام کے سپاہی بننا ہے۔ ہاتھوں اور پیروں کو حرکت دیکر سپاہی بننا ہے۔ ایک قطار میں کھڑے ہو کر اور ایک قطار میں مارچ کرکے سپاہی بننا ہے۔ بڑے اور چھوٹے مسلمان کو پھر ایک قطار میں لاکر سپاہی بنانا ہے۔ ہر ایک کے ہاتھ میں خدمت عامہ، مساوات، مزدوری اور محنت کا ہتھیار دیکر سپاہی بنانا ہے۔ بیلچے سے انسان کی اونچ نیچ کو پھر برابر کرکے خدا اور اسلام کے یک رنگ اور مساوی سپاہی بننا ہے۔ بیلچے سے خدا کی تہ بالا ہوئی ہوئی زمین کو پھر برابر کرنا ہے۔ نہیں خدا کی غلط طور پر درست ہوئی ہوئی زمین کو پھر تہ و بالا کرنا ہے۔ انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (یعنی اگر ایمان والے ہو تو سب پر غالب ہو) کے خدائی فیصلے کو سامنے رکھ کر پھر روئے زمین پر غالب پھر بادشاہ پھر حکمران پھر جہانگیر اور جہانبان بننا ہے۔ یہ ہمارا مذہب ہے، یہ ہمارا اسلام ہے، یہ ہمارا عقیدہ اور یہ ہمارا ایمان ہے۔ ہم اگر اس مذہب اور عقیدہ پر نہ رہیں تو مسلمان نہیں رہ سکتے۔ مؤمن اور ایمان والے نہیں رہ سکتے۔ قیامت کے دن خدا کے عذاب سے چھوٹ نہیں سکتے۔ ہم جو کچھ کر رہے ہیں اپنے ایمان اور آخرت کی خاطر کر رہے ہیں۔ کسی بڑے سے بڑے مولوی اور ملا کو کسی بڑے سے بڑے دیندار کو اور مدعی اسلام کو ہمارے اس مذہب کو غلط کہنے کی مجال نہیں، وہی پرانا وہی پہلا وہی نبوی اور آخری اسلام ہے۔ جس کا نقشہ خدا کا آخری رسول اپنے ہاتھ سے خود کھینچ گیا اور جس کا اثر مسلمانوں کے ہر بچے اور بوڑھے پر صدیوں تک رہا۔"

(الاصلاح لاہور ۱۵ نومبر ۳۵ء صفحہ ۳)

اہلحدیث کیسا زبردست اور صاف دعویٰ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خاکسار تحریک کے مقابلہ میں کانگرس تحریک بھی گرد ہے مگر ساتھ ہی اس کے یہ الفاظ بھی قابل غور ہیں جو اسی صفحہ پر مذکورہ اقتباس سے پہلے مرقوم ہیں۔

خاکسار تحریک اور حکومت وقت "ہم نے علی الاعلان حکومت وقت سے کہہ دیا ہے کہ ہم قانون کے اندر رہیں گے۔ تمہاری سیاست میں دخل نہ دینگے۔ تم نہ چھیڑو گے تو ہم نہ چھیڑینگے۔"

اس عبارت میں پابندی قانون کا وعدہ ہے۔ چنانچہ آجتک یہ لوگ پابند قانون رہے ہیں مگر کوئی دانا ہمیں بتا سکتا ہے کہ حکومت وقت قانون کے ماتحت رہ کر خاکسار تحریک حکمران ہوکر ہندوستان کو زیر نگیں لا سکتی ہے۔ جیسا کہ مشرقی صاحب کا پہلا اقتباس اس کو واضح کر رہا ہے۔ مزید وضاحت کے لئے فقرہ ذیل ملاحظہ کیجئے۔

"ہمارا مذہب ہمارا دین ہمارا اسلام سپاہی بننا ہے اور دنیا کو زیر نگیں کرنا ہے ورنہ ہم ماں کے پیٹ سے بادشاہ بن کر نکلے تھے۔ بادشاہت ہمارا مذہب ہے اور تم (انگریزوں) نے مذہب میں مداخلت نہ کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔" (حوالہ مذکور)

ناظرین کرام! کسی وقت خاکسار فوج بتعداد کثیر سرحد پشاور کی چھاؤنی پر حملہ بول دے اور انگریزی توپ خانہ اس کا مقابلہ کرے تو اس کا فیصلہ کون کریگا

[illegible] (۴۳) [illegible]

کہ [illegible] نے قانون شکنی کی ہے یا انگریزوں نے خلاف [illegible] مذہب میں مداخلت کی ہے۔ ہم تو اس کو بڑا مشکل [illegible] سمجھتے ہیں۔ اسی لئے دخل نہیں دیتے۔ لیکن مشرقی صاحب کا ایک فقرہ ہمارے سامنے آگیا ہے اس پر نظر کر کے فیصلہ کریں تو اشکال کے حل ہونے کی صورت نظر آتی ہے بلکہ اس فقرے کی روشنی میں دور تک نظر دوڑائیں تو خاکسار تحریک کی غرض اور غائت بھی معلوم ہو سکتی ہے۔ وہ فقرہ یہ ہے:۔

"اعبدُ الانجلیز بکرۃً و اصیلاً لیرزقنی ولا اعبد ربی لیرزقنی من لدنہ و اکذّب القرآن یوماً فیوماً ولا استطیع ان ادادم علی التوحید بل اصنع لنفسی مکراً بعد مکرٍ و اسارع الی الشرک کرۃً بعد کرۃ"
(تذکرہ عربی صفحہ ۱۴۱)

(ترجمہ) میں (مشرقی) صبح وشام انگریز کی عبادت کرتا ہوں اپنے رزق کے لئے اور میں اپنے رب کی عبادت پر نہیں کرتا کہ وہ اپنے پاس سے مجھے رزق دے اور میں روز بروز قرآن کی تکذیب کرتا ہوں اور میں توحید پر مداومت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور اپنے نفس کیلئے مکر پر مکر کرتا ہوں اور [۱]

برادران اسلام! یہ عبارت ہمیں ایک بڑی بات بتاتی ہے وہ یہ ہے کہ مشرقی اور انگریز میں عابد و معبود کی نسبت ہے۔ جس طرح عابد اپنے معبود کے حکم کے ماتحت رہتا ہے اور یہ زریں اصول ہر وقت اس کے پیش نظر رہتا ہے ؎

بہتری در قبول فرمان است
ترک فرماں دلیل حرمان است

چونکہ مشرقی صاحب کو اس نسبت مذکورہ کے ماتحت انگریز کی خوشنودیٔ مزاج ہر وقت ملحوظ رہتی ہے۔ اسی لئے وہ غالباً قانون شکنی نہیں کر سکیں گے۔ جس کا نتیجہ ہم سردست ناظرین کے حوالے کرتے ہیں اور اپنی رائے آگے چل کر خاکساری عسکریت کے ذیل میں بتائیں گے۔ انشاء اللہ!

اس نمبر میں ہم نے یہ بتانا ہے کہ ملک گیری، جہانبانی جہاد اور اولوالعزمی کا شوق رکھنے کے باوجود مشرقی صاحب نے اسلاف مجاہدین کی بڑی سخت توہین کی ہے چنانچہ اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

کیا انسان کی گذشتہ ہزار سالہ تاریخ میں کفر اور ضلالت جہل اور ابلہی مکر اور سیاہ کاری کی اس سے بہتر اور روشن تر مثال پیدا ہو سکتی ہے جیسی کہ سلف راشدین علیہم الرحمۃ کے ان ناخلف عرب وعجم نے ظہور اسلام کے پانچ سو سال بعد تک قرآن کے مطالب پر غور کرنے اور اللہ کی منت بخشی ہوئی سلطنت کو مضبوط اور مستحکم کرنے کے بہانہ سے دنیا کے سامنے پیش کی کیا خود ابلیس اپنی شبانہ روز مصروف کاری، شیطانی اغوا اور طاغوتی مکر و حیل کے باوجود کوئی مثال پیش کر سکتا ہے"
(مقدمہ تذکرہ صفحہ ۲۰)

ناظرین کرام! خلفائے راشدین کی تیس سالہ حکومت چھوڑ کر پانچ سو سال تک نظر دوڑا کر دیکھئے آپ کو کتنی اسلامی فتوحات ملیں گی۔ ممالک کفریہ پر اسلامی جھنڈا لہراتا نظر آئیگا۔ اسی دور میں سلطان محمود غزنوی جیسے مجاہد اعظم کفرستان کو روندتے ہوئے نظر آئیں گے۔ کیونکہ آپ کا انتقال پانچویں صدی کے اندر ۴۲۱ھ میں ہوا ہے۔ خلافتِ امویہ اور عباسیہ کا علم اسلامی ہسپانیہ اور افریقہ وغیرہ ممالک میں لہراتا ہوا نظر آئیگا۔ خراسان، ایران، ہندوستان ایسے بڑے بڑے ممالک اسلام کے زیر نگیں نظر آئیں گے اور یہ سب کارہائے نمایاں پانچویں صدی کے اخیر تک آپ کو ملیں گے۔ مشرقی صاحب کا اپنا اعتراف ملاحظہ کیجئے۔ جو یہ ہے:۔

"ہم خاکسار اس لئے کھڑے ہوئے ہیں کہ ہر مسلمان کو اس مذہب میں داخل کر دیں۔ خدا اور محمد کے سب نام لیواؤں کو اس دین اس طریق اس چال پر چلا دیں جس پر چل کر ہم کئی سو برس تک بادشاہ رہے" (قول فیصل صفحہ ۲۶)

کیا یہی بادشاہت ہے جسے حاصل کرنے کو آپ کھڑے ہوئے ہیں اور خود ہی اس کو شیطانی فعل کہتے ہیں۔

ناظرین! خدارا انصاف کیجئے کہ جو شخص اپنا مذہب اور اپنا ایمان یہ بتائے کہ "ہم نے اسلام کا سیاسی غلبہ حاصل کرنا ہے" وہ ایسے باایمان مجاہدین کے بابرکت افعال کو شیطانی افعال سے بدتر بتائے تو اس کو بجز اس کے کیا کہا جائے ؎

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

پس ناظرین مشرقی صاحب کی مذکورہ عبارتوں کو سامنے رکھ کر اُن کے دعویٔ جہاد اور دعویٔ ملک گیری کو اس شعر کے ماتحت سمجھیں ؎

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دیکر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پہ مارا تو کیا مارا

(باقی باقی)

قادیانی مشن
طاعون کا دفعیہ
مرزا صاحب کا نشان

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۵۔ جولائی میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس میں پنجاب سے طاعون دفع ہونے پر بہت مسرت کا اظہار کیا ہے۔ ہم بھی اس مسرت میں اس کے شریک حال ہیں گو وجہ مسرت الگ الگ ہے چونکہ ہم نے کہا ہے کہ ہم الفضل کی مسرت میں شریک ہیں اس لئے اس کی اصل عبارت پیش کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"حکومت پنجاب کے محکمہ پبلک ہیلتھ ایڈمنسٹریشن کی حال میں ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ جو ۱۹۳۸ء کے کوائف پر مشتمل ہے۔ اس میں دیگر امور کے علاوہ طاعون کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ:۔

۱۸۹۸ء کے بعد یہ پہلا سال ہے جس میں طاعون کا پنجاب میں کوئی کیس نہیں ہوا۔ یہ الفاظ جہاں پنجاب کے رہنے والوں کے لئے مسرت وانبساط

---

[۱] پے در پے شرک کی طرف دوڑا جاتا ہوں"

ahmadimuslim.de

کا موجب جس ... ذیل ان سے یہ حقیقت بھی ظاہر ہے کہ ... سے لے کر ۱۹۳۸ء تک طاعون جیسی زبردست تباہ کاریوں سے بنی نوع انسان کے ایک کثیر حصہ کو لقمہ اجل بنا چکی ہے۔ اور کوئی سال ایسا نہیں گزرا جس میں اس موذی مرض کا مہلک حملہ نہ ہوا ہو۔ صرف ۳۹-۱۹۳۸ء کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس میں طاعون کا کوئی کیس نہیں ہوا۔ گویا چالیس سال کے بعد طاعون سے مخلصی کا صرف ایک سال میسر آیا مگر اور وباؤں نے ابھی تک پیچھا نہیں چھوڑا۔ چالیس سال کوئی معمولی عرصہ نہیں۔ اتنے لمبے اور طویل عرصہ تک لوگوں کا ایک مہلک عذاب میں مبتلا رہنا بالطبع دل میں یہ سوال پیدا کرتا ہے کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ غلاظت سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور یہ کلیہ بہت حد تک درست بھی ہے۔ مگر کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ طاعون کی وجہ محض عدم صفائی تھی۔ اگر عدم صفائی ہی اس کی اصل وجہ ہوتی تو چاہئے تھا۔ صرف وہی لوگ اس کا شکار ہوتے جو غلیظ اور گندے رہتے۔ مگر واقعات سے ثابت ہے کہ بڑے بڑے صفائی پسند اور محتاط بھی اس کی نذر ہو گئے۔

پس اس مرض کی یہ تشخیص صحیح نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے اپنا ایک مامور بھیجا۔ اسے قبول کرنے کی بجائے اس کی سخت مخالفت شروع کر دی گئی۔

تب خدا نے عذاب کے رنگ میں طاعون کو مسلط کیا۔ جس کی خبر پہلے ہی اس مامور کو دے دی گئی تھی۔ چنانچہ ابھی طاعون کا پنجاب میں کہیں نام و نشان بھی نہ تھا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے ایک اشتہار شائع فرمایا۔ جس میں لکھا کہ:۔

"میں نے کشفی حالت میں دیکھا ہے خدا تعالیٰ نے پنجاب کے مختلف حصوں میں سیاہ رنگ کے پودے لگائے ہیں۔ میں ان سے دریافت کرتا ہوں کہ یہ کیسے پودے ہیں تو وہ جواب دیتے ہیں کہ یہ طاعون کے پودے ہیں جو عنقریب ملک میں پھوٹنے والی ہے۔"

اس کشف پر کوئی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ طاعونی اجرام نمودار ہوئے۔ اور اس دابۃ الارض نے لوگوں کو کاٹنا شروع کر دیا۔ ہر طرف تباہی اور ہلاکت شروع ہو گئی۔ جو ایک سال نہیں دو سال نہیں متواتر چالیس سال جاری رہی جس سے ہزاروں گھر ویران ہو گئے۔ ہزاروں آبادیاں اجڑ گئیں۔ اس کے ساتھ ہی اس عرصہ میں ہزاروں انسانوں نے خدا تعالیٰ کے مامور حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو قبول کیا۔ جن میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کے قلوب میں طاعون کے خوفناک سیلاب اور اس کے تباہی خیز طوفان نے خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کیا۔ اور وہ حق کے قبول کرنے پر آمادہ ہوئے۔

اب جبکہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور ذرہ نوازی سے اس عذاب سے اہل پنجاب کو مخلصی بخشی ہے اور اس کے خوف و خطر کو دور کر دیا ہے۔ شکرگزار قلوب کا فرض ہے کہ اس فضل اور رحم کے شکرانہ میں اس کے آستانہ پر جھکیں اور اس کے مخلص بندے بننے کی پوری کوشش کریں۔" (الفضل ۲۵ جولائی ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث الفضل کی وجۂ مسرت تو ناظرین دیکھ چکے ہیں۔ اب ہماری وجۂ مسرت بھی ملاحظہ کیجئے۔

مرزا صاحب نے طاعون کا دفعیہ اپنے اوپر ایمان لانے پر موقوف بتایا تھا۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کر لیں جو ان کے دلوں میں ہیں یعنی جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول (مرزا) کو مان نہ لیں تب تک طاعون دور نہ ہوگی۔"
(رسالہ دافع البلاء صفحہ ۵)

قادیانی ممبرو! کیا یہ شرط پائی گئی؟ ہم اس کے متعلق کیا سوال کریں۔ اہل منطق کہا کرتے ہیں کہ بدیہی کسی علم کا مسئلہ نہیں ہوتا مگر وہ بدیہی جس پر اہل جدل خواہ مخواہ ظلمت کا پردہ ڈال دیں اس کے متعلق تنبیہ کی جائے تو جائز ہے۔ اسی لئے ہم باجازت اہل منطق آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا قادیان کے سکھوں، آریوں، احراریوں اور دوسرے مسلمانوں نے مرزا صاحب کو مان لیا ہے۔ قادیان کی تحصیل بٹالہ ہے۔ کیا وہاں کے لوگوں نے آپ کو مان لیا ہے؟ پھر قادیان کا ضلع گورداسپور ہے۔ کیا وہاں کے لوگ بھی مرزا صاحب پر ایمان لے آئے ہیں۔ گورداسپور کے بعد امرتسر قریب ہے۔ یہاں دفتر اہلحدیث کے سٹاف کو چھوڑ دیجئے جو ازلی مؤمن ہے۔ کیا امرتسر کے باقی باشندوں نے مرزا صاحب کو مان لیا ہے؟ اہل لاہور جن میں آریہ سماجی اور شیعہ بکثرت ہیں وہ تو ضرور ہی مرزا صاحب کے مؤمن ہو گئے ہوں گے آہ! کیسی دلخوش کن بھول بھلیاں ہیں۔ مرزا صاحب کی مخالفت کا بازار اسی طرح بلکہ پہلے سے زیادہ گرم ہے اور طاعون جو اس جرم کی سزا کے طور پر مرزا صاحب کے منکروں پر نازل ہوا تھا وہ خود بخود دفع ہو گیا۔

"اہلحدیث" کی مسرت کی وجہ یہ ہے کہ اس کا سٹاف اس کا خاندان اس کا حلقۂ احباب اس کا دائرہ جماعت طاعون سے محفوظ رہا ہے۔ ان کو محفوظ حالت میں چھوڑ کر طاعون "خدا حافظ" کہتا ہوا چلا گیا۔ جس سے یہ نتیجہ نکلا ؎

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری ان کی شیخی جھڑ گئی دو گھڑی کے بعد

محمدیہ پاکٹ بک

مجلد۔ جدید ایڈیشن۔

مرزائیت کی تردید میں ایک زبردست کتاب ہے۔ اس کے مطالعہ سے بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کا ناطقہ بند کیا جا سکتا ہے

مصنفہ حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری۔ قیمت رعایتی عمر

منگوانے کا پتہ: مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

علمائے اسلام سے مرزائیوں کے سوال

جواب سیکھنا چاہتے ہو؟

تعجب کی بات ہے کہ ایک فرقہ دوسرے پر وہی سوال بصورت اعتراض پیش کرتا ہے جو خود اس پر وارد ہوتا ہے۔ لیکن جو اعتراض اس پر بھی وارد ہو یعنی ایسا سوال جس کا مخاطب وہ خود بھی ہو دوسروں پر پیش کر کے جواب طلب کرے تو سمجھا جائیگا کہ اُسے خود جواب نہیں آتا بلکہ وہ چالاکی سے سیکھنا چاہتا ہے۔ آج اسی قسم کے چند سوال اخبار فاروق قادیان سے ہم بطور نمونہ دکھاتے ہیں جو اس کے کسی ناظر نے بغرض جواب اڈیٹر فاروق کے پاس بھیجے ہیں اس نے چالاکی سے ان کو ایسی سرخی کے ماتحت شائع کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوالات اس پر وارد نہیں ہیں بلکہ دیگر فرقوں کے علماء پر وارد ہوتے ہیں چنانچہ عنوان یوں لکھا ہے کہ :-

"غیر احمدی علماء سے سولہ[16] سوال"

(نوٹ) اس صحبت میں تو ہم ان سوالوں کے متعلق مرزائی اخبار (فاروق) کی چالاکی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس کا جواب آنے کے بعد ہم اصل سوالوں کا جواب دینگے۔ انشاء اللہ! چند سوالوں کا نمونہ درج ذیل ہے :-

سوال ۱ مسیح کی پیدائش کا ذکر قرآن شریف میں بطور بشارت کے موجود ہے۔ اور یہ بشارت اس فرشتے کے ذریعہ مریم کے پاس بھیجی گئی۔ جس کے ذریعہ تمام انبیاء کے پاس خدا کا پیغام وحی پہنچا کرتا ہے (یعنی جبرئیل علیہ السلام نے آکر بشارت دی اور مریم حاملہ ہوئیں (دیکھو سورہ مریم ع ۲) اس کے مقابل میں محمد صلعم کی پیدائش کا ذکر نہ بطور بشارت ہے نہ خرق عادت آپکی پیدائش دیکھو قرآن از اول تا آخر روایات ضعیفہ قابل اعتبار نہیں پس مسیح افضل ہے محمد صلعم سے (فاروق قادیان ۲۱ جولائی ۱۹۳۶ء)

اہلحدیث بتائیے یہ سوال آپ پر وارد نہیں ہوتا اس سوال میں کونسا جملہ ہے جو اسے غیر احمدی علماء سے مخصوص ٹھیراتا ہے۔

سوال ۲ مسیح کی والدہ یا حضرت مریم کی فضیلت علی نساء العلمین قرآن نے بیان کی ہے اور اس کو صدیقہ کا لقب جو انبیاء کو قرآن شریف نے دیا ہے عطا کیا ہے۔ دیکھو آل عمران ع ۵ و مائدہ ع ۱۰ برخلاف اس کے محمد صلعم کی والدہ کا نام تک قرآن شریف نے نہیں لیا۔ فضیلت علی نساء العلمین و لقب صدیقہ تو درکنار۔ بعض مسلمان تو ان کے ایماندار ہونے کے بھی قائل نہیں ہیں۔ اس لحاظ سے بھی ابن مریم افضل ہے ابن آمنہ سے "(حوالہ مذکور)

اہلحدیث اس کا جواب بھی خود کیوں نہیں دیتے اس میں غیر احمدی علماء کی کیا خصوصیت ہے۔

سوال ۳ بوقت پیدائش مسیح خارق عادت امور واقعہ ہوئے۔ مثلاً نخل ثمردار۔ اجرائے چشمہ نزول ملائکہ برائے تسکین وغیرہ (دیکھو سورہ مریم ع ۲) بمقابل اسکے محمد صلعم کی پیدائش کے وقت کوئی خارق عادت امر ظاہر نہیں ہوا۔ اور یہ جو مولود خوان پڑھا کرتے ہیں۔ قابل تسلیم نہیں کیونکہ وہ بربنا روایات موضوعہ ضعیفہ بیان کرتے ہیں جو بروئے قواعد محدثین روایتاً و درایتاً قابل پذیرائی نہیں۔ لہذا اس سے بھی مولود (ابن مریم) کی فضیلت مولود (ابن آمنہ) پر ثابت ہے"

اہلحدیث غیر احمدی علماء کی کیا خصوصیت ہے کہ خاص ان سے یہ سوال کیا گیا ہے۔

سوال ۴ مسیح کا تکلم فی المہد اتیانِ کتاب و نبوت بزبان شیر خوارگی دلیل ہے اسکی افضلیت برجمیع انبیاء پر (دیکھو سورہ مریم ع ۲) بخلاف اس کے آنحضرت کی نبوت و کتاب کے ایسے زمانے میں ملنے کا دعویٰ ہے۔ جو بلوغ نہیں بلکہ پیرانہ سالی کے قریب عمر ہے جبکہ انسان عموماً تجربہ کار ہو چکا ہوتا ہے۔ اور ایتاء کتاب و نبوت اور تکلم فی المہد عالم طفلی تو مسیح کے لئے ہی خاص ہے۔ اس لئے بھی مسیح افضل ہے محمد صلعم سے۔"

اہلحدیث اس سوال کو بھی غیر احمدی علماء سے کیا خصوصیت ہے۔ قرآن مجید کے الفاظ پر سوال ہے۔ جن کو آپ بھی مانتے ہیں۔

سوال ۵ مسیح کا تکلم فی الکہولت یعنی آسمان سے نازل ہوکر بھی کہولت کلام کرنا اور بالنبوت نازل ہونا۔ کیونکہ کہولت کا ایکساں تکلم بیان ہوا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ کہولت میں بھی تکلم فی النبوت ہوگا۔ اس کے مقابلہ میں آنحضرت صلعم کے لئے نہ تکلم فی المہد کا ذکر ہے نہ تکلم فی الکہولت کی بشارت۔ اس لئے بھی مسیح افضل ہے محمد صلعم سے" (فاروق قادیان ۲۱ جولائی ۱۹۳۶ء)

اہلحدیث یہ اعتراض بھی قرآنی الفاظ پر ہے۔ پھر کیوں خاص غیر احمدی علماء کو مخاطب کیا گیا ہے۔

مختصر یہ ہے کہ پہلے غیر احمدی علمائے اسلام کے ساتھ ان سوالوں کی وجہ تخصیص بتائیے یا اعتراف کیجئے کہ ہم نے غیر احمدی علماء سے اس لئے پوچھا ہے کہ ہمیں جواب نہیں آتا۔ جو صورت بھی ہو اس کو صاف الفاظ میں بیان کیجئے تاکہ ہم اس کے مطابق جواب دیں ورنہ ہم سمجھیں گے کہ جس طرح قادیانی مسیح موعود علم منطق نہیں جانتے تھے اسی لئے وہ منطق مسائل حکیم نورالدین سے پوچھا کرتے تھے (ملاحظہ ہو خطوط امام) اسی طرح قادیانی اخبارات بھی علمائے اسلام سے جواب سیکھنا چاہتے ہیں۔ وکرمیپ۔

(نوٹ) یہ جوابات بتاتے ہیں ہمیں جواب ہی نہیں لیکن ہم مسائل کی حقیقت کو نمایاں کرنا چاہتے ہیں ادا بس۔

فتح ربانی - مشتمل حیات مسیح بحث مباحثہ ما بین مولانا ثناء اللہ صاحب و مولوی غلام رسول صاحب [illegible] (مرزائی) قیمت ... (منیجر اہلحدیث امرتسر)

(مثنی قادیان - مرزا غلام احمد قادیانی کی سوانح عمری (۲۲۶) مجلد طرز پر - قیمت عہ ... منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

بریلوی مشن

فتحگڈھ چوڑیاں میں بریلوی فتنہ

مسلمانوں میں تفریق کی آتش

(مرقومہ ایم عبداللہ صاحب فتحگڈھ چوڑیاں ضلع گورداسپور)

الفقیہ ۱۴ جولائی میں ایک مضمون جلسہ احناف فتحگڈھ کے متعلق شائع ہوا ہے۔ ہمیں اس پر کچھ لکھنے کی قطعاً ضرورت نہ تھی اگر اس میں مضمون نویس صاحب غلط بیانی سے مبرا رہتے ہوئے صحیح واقعات درج کرتے مگر چونکہ ایسا نہیں کیا گیا۔ اس لئے ہمیں بادل ناخواستہ لب کشا ہونا پڑا۔ اس مضمون کے ظاہری راقم صوفی محمد الدین صاحب رمداسوی ہیں۔ آپ اپنے عنوان میں لکھتے ہیں کہ :-

"جس قصبہ میں آج تک شان مصطفٰے (علیہ السلام) کا بیان نہ ہوا تھا اس ظلمت کدہ میں اسم محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی ضیا پاشیاں"

افسوس کہ جو قصبہ شروع سے علم کا گھر رہا ہو ہاں جس قصبہ کو جناب مولانا صوفی محمد علی شاہ صاحب اور جناب مولانا محمد عثمان شاہ صاحب کے مسکن ہونے کا شرف حاصل ہو اسے بیک جنبش قلم ظلمت کدہ قرار دیدیا جائے اور یہ کہا جائے کہ اس قصبہ میں آج تک شان محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بیان نہ ہوا تھا کاش کہ احناف فتحگڈھ آنکھیں کھولیں اور اپنے اسلاف کی اس قدر توہین نہ کروائیں آہ ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانہ میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانہ میں

صوفی صاحب لکھتے ہیں :-

"غیر مقلدین نے اپنی اکثریت کے بل بوتے پر وہاں کبھی کسی حنفی عالم کو موقعہ ہی نہیں دیا کہ وہاں نعت شان مصطفٰے علیہ السلام کا ذکر کر سکے آج تک فتحگڈھ کی تاریخ میں وہاں کبھی کوئی اہلسنت والجماعت کا جلسہ کا پتہ نہیں چلتا۔ وہاں وہابیہ کے متواتر جلسے ہوتے رہے اور وہ بھی اس دستور سے کہ ماحول فتحگڈھ کے سادہ لوح احناف سے ہی چندے بٹور بٹور کر اپنے جلسے کرتے رہے"

افسوس کہ صوفی صاحب رمداس رہنے کے باوجود فتحگڈھ کے واقعات سے بالکل بے خبر ہیں۔ صوفی صاحب کیا ہرج تھا اگر آپ اس چیز کے متعلق اپنی فتحگڈھی جماعت سے ہی دریافت فرما لیتے۔ اگر یہاں کبھی کوئی اہلسنت کا جلسہ نہیں ہوا تو آپ یہاں سوائے آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے اہل حدیثوں کا بھی کوئی جلسہ ثابت نہیں کر سکتے۔ ہاں دیکھنا کہیں جلدی میں انجمن اسلامیہ کا جلسہ نہ پیش کر دینا کیونکہ وہاں مولنا عبد الحنان لاہوری اور مولانا عبد العزیز خطیب چھاؤنی لاہور اور حافظ اسلام الدین گورداسپوری جیسے احناف علمائے کرام بھی تشریف لاتے ہیں۔ ہاں اگر آپ یہاں کی جماعت سے مشورہ کرتے تو یقیناً وہ تمہیں بتلاتے کہ یہاں ایک دفعہ انجمن تبلیغ الاسلام چونڈہ کا بھی جلسہ ہوا تھا۔ جس میں مولانا ظفر علی خان اور مولانا عبد العزیز صاحب وغیرہم بھی تشریف لائے تھے۔ کیا یہ سب حضرات حنفی نہیں ہیں اور اگر آپ کے نزدیک حنفیت کے ٹھیکیدار مولوی یوسف سیالکوٹی مولوی عبد الغفور اور مولوی محمد مسعود صاحب وغیرہ (اہل قبور) ہیں اور آپ کہیں کہ انہیں کیوں نہیں بلایا جاتا تو میرے خیال میں اس کا آسان جواب یہ ہوگا کہ بانیان جلسہ اپنے سب مسلمانوں کے مشترکہ جلسہ کو فتنہ وفساد کا شکار بنانا نہیں چاہتے۔

آگے چل کر آپ لکھتے ہیں کہ جب پیر جماعت علی شاہ صاحب کی خدمت میں عرض کی گئی تھی کہ ہم اس قصبہ میں اپنی آواز کیسے بلند کر سکیں گے وہاں تو ہیں دو روز تک اس قصبہ کی طرف منہ کر کے بیٹھا رہوں گا۔ تم توکل بخدا کام شروع کر دو"

محترم صوفی صاحب! ایسی باتیں حجرہ ارادت میں کہنے کی ہوتی ہیں نہ کہ میدان صحافت میں۔ ایسے پڑھ کر ہر شخص ہنس دیگا اور نہایت ادب سے آپ کی خدمت میں عرض کریگا کہ صوفی صاحب! بتائیے تو سہی جس وقت ہمارے علماء آپ کے خلاف توقع بلائے ناگہانی کی طرح آپ کے جلسہ میں پہنچ گئے تو اس وقت پیر صاحب نے آپ کو قوت کیوں نہ پہنچائی۔ کیا روحانی طاقت کٹ گئی تھی۔ آپ کو مناظرہ سے راہ فرار اختیار کرنا پڑا۔ بہرحال ایسی باتیں حلقہ ارادت میں ہی خوب معلوم ہوتی ہیں۔

آپ تعصب سے مجبور ہو کر لکھتے ہیں کہ وہابیوں نے سب آدمیوں کو ہمارا آٹا وغیرہ گوندھنے اور دوسرے کاموں سے منع کر دیا۔ نیز ہمیں جلسہ کے لئے جگہ نہ دی اور ہمیں ایک مہربان ہندو کی حویلی میں جلسہ کرنا پڑا۔[1]

اس کے متعلق ہم صرف اپنے فتحگڈھی بھائیوں سے اتنی گذارش کرتے ہیں کہ وہ خدا کو حاضر سمجھ کر بتلائیں کہ یہ سب باتیں صحیح ہیں۔ اس کے بعد آپ نے جلسہ کی کاروائی اور علمائے کرام کی تقاریر کا ذکر کیا ہے ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں کیونکہ تقاریر کے متعلق اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ ؎

وہی آلو کی ترکاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

ہاں اتنی بات ضرور تعجب خیز ہے کہ اور علمائے کرام کی تقاریر کو تو بہت بڑھا چڑھا کر پیش کیا ہے۔ لیکن مولوی محمد داؤد صاحب پسروری ثم امرتسری جن کی تقریر کو پبلک نے بے حد پسند فرمایا ان کا ذکر بالکل معمولی ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہوگی کہ علمائے جلسہ نے انہیں دیوبندی قرار دیدیا ہوگا۔

آگے چلکر آپ رقمطراز ہیں کہ ہم نے ان کے فقروں کے جواب میں لکھا کہ ہم سے ابھی آکر شرائط طے کر لو

---

[1] مسجد شہید گنج کی نعش کی طرح بڑی توجہ سے

[2] وہی جناب وہابی تو ایسے لوگ ہیں کہ مولوی ظفر علی صاحب نے بھی ایک جگہ شکایت کی تھی کہ وہابیوں نے جاہا گھر لوٹ لیا۔

تاکہ ہمیں [illegible] مناظرہ ہو جاتے مگر افسوس کہ تین بجے تک کوئی نہ آیا۔ تین بجے کے بعد آئے ہیں"

صوفی صاحب! آؤ ہم اور آپ دونوں مل کر کہیں کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ کاش کہ آپ اپنے علماء (مولوی عبد الغفور، مولوی محمد یوسف اور مولوی محمد مسعود صاحب) سے ہی پوچھ لیتے کہ رات دس اور گیارہ بجے کے درمیان ان کی جائے قیام پر ہم پہنچے تھے یا نہیں۔ پھر آپ ڈینگ مارتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مولوی محمد مسعود نے کہا کہ دعا کرو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب آجاویں تاکہ ان کی کوئی حسرت باقی نہ رہے۔" افسوس کہ وہی جو مولانا موصوف کے شاگردوں کے سامنے بھیگی بلی بن گئے اور در پولیس پر جبہ سائی کرنی پڑی۔ وہ مولانا صاحب کے آنے کے لئے دعا کراتے ہیں۔ سچ ہے ؎

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

تصرف قدرت شرائط میں طے ہوا تھا کہ دلائل قرآن اور احادیث صحیحہ سے ہونگے ہماری طرف سے اقوال ائمہ بھی پیش کئے گئے مگر وہ نہ مانے۔ مگر اب اخبار میں اپنی تکذیب پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "دلائل قرآن، احادیث صحیحہ اور اقوال ائمہ (سے ہونگے) میرا کھلا اعلان ہے کہ پرچہ شرائط میں اقوال ائمہ کا لفظ کہیں نہیں جسے شک ہو وہ ہمارے پاس آکر پرچہ شرائط دیکھ سکتا ہے۔

جلسہ کا اثر آپ لکھتے ہیں کہ ہماری تقاریر شہر میں بے حد مقبول ہوئیں۔ کئی لوگوں نے وہابیت سے بیزاری ظاہر کی۔ مثل مشہور ہے کہ ایک جھوٹ کے لئے پچاس جھوٹ بنانے پڑتے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ ایک ڈاکٹر نے وہابیت سے بیزاری ظاہر کی۔ جس ڈاکٹر کی طرف اشارہ ہے اسے ہم جانتے ہیں اور سارا [illegible] جانتا ہے وہ پکے بریلوی ہیں۔ [illegible] اپنی [illegible] جماعت سے تصدیق کروالو مضمون کے آخر میں لکھتے ہیں کہ جب ہمارے [illegible] جماعتیں چلی گئیں تو صبح وہابی پھر مناظرہ کے لئے آئے۔ ہم نے انہیں کہا کہ اب تمام ذمہ داری تم پر ہوگی اور اگر ہر فریق اپنی جماعت کا ذمہ دار ہو تو کسی نزدیکی گاؤں میں چلے چلیں مگر یہ معقول باتیں آپ نے نہ مانیں"

ہمارا خیال ہے کہ مضمون ہذا صوفی محمد الدین صاحب کا لکھا ہؤا نہیں۔ کیونکہ ان کی قلم سے ایسا سفید جھوٹ نکلنے کی ہمیں امید نہیں۔ ہم نے یہ دونوں شرطیں منظور کر لی تھیں۔ اور ہم نے یہ بھی کہا کہ ہم آپ کی ذمہ داری کے متعلق آپ کو تحریر لکھ دیتے ہیں مگر آپ کے علمائے کرام نے کہا کہ جب تک پولیس کا دخل نہیں ہوگا۔ ہم مناظرہ نہیں کرینگے۔ اس سے آپ کی نیت صاف ظاہر ہے۔ اور جب ہم نے دوسری شرط منظور کی تو کہنے لگے کہ آپ یہاں کی جماعت سے فیصلہ کرکے کوئی دن مقرر کرلیں ہم آجاویں گے۔ غرضیکہ ہم نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح مناظرہ ہو جائے مگر علمائے احناف بریلویہ تو تبلیغ منظور کرکے پچھتا رہے تھے اور ہماری اتمام حجت کے بعد انہیں وہی راہ اختیار کرنا پڑا جس کے وہ عادی ہیں

صوفی صاحب نے جلسے کا اثر بہت نمک مرچ لگا کر بیان کیا ہے کہ لوگوں نے تقاریر کو پسند کیا یا کسی نے کہا کہ ہم نے تو وعظ ہی آج سنا ہے، اور کسی نے کہا کہ ہم اپنی مسجدوں پر یا رسول اللہ لکھوائینگے اور وہابی اماموں کو ہٹا کر حنفی امام بنائینگے۔

محترمی صوفی صاحب آپ کو کیا کہ کوئی راہ ہدایت پر آئے یا نہ آئے آپ اپنے مشن سے کام رکھیں، کوئی لڑے یا کوئی مرے آپ کو کیا مطلب۔ امت میں اتفاق رہے یا نہ رہے مگر آپ کی چاندی رہے۔ آپ کو کسی سے کیا غرض آہ! ؎

دریا کو اپنی موج کی طغیانیوں سے کام
کشتی کسی کی پار ہو یا درمیان رہے

آج ضروریات زمانہ مسلمانوں کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر مسلمانوں کو اتفاق کے لئے دعوت دے رہی ہیں۔ غیر مذاہب کی ٹھوکریں مسلمانوں کو اتفاق کیلئے مجبور کر رہی ہیں۔ خود مسلمانوں کی حالت اس بات کی متقاضی ہے کہ مسلمان ان اختلافات کو ترک کرکے یک جان ہو جائیں مگر یہ بے چارے اس ملاح کی طرح جس کی کشتی گرداب میں پھنسی ہوئی ہو اور وہ آرام کی نیند لیٹا ہوا ہو آنکھیں بند کئے ہوئے [illegible] فضاء میں پڑے ہوئیں اور آنکھیں کھولنے کی کوشش نہیں کرتے۔ آہ ؎

نہ سمجھوگے تو مٹ جاؤگے اے ہندی مسلمانو
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

سجدہ اور مدد

(نوشتہ مولوی محمد علی صاحب کالرہ ضلع گجرات)

برادران اسلام! اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کو اس لئے مبعوث کیا تھا کہ ہمیں راہ ہدایت بتلا دیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ نبی علیہ السلام کی بعثت سے پہلے عرب لوگوں کی کیا حالت تھی۔ خانہ کعبہ میں انہوں نے تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے ہر روز ایک بت کی پرستش کرتے تھے۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کرتے۔ کسی نے ستارہ کو خدا مانا ہوا تھا، کسی نے سورج کو، کسی نے چاند کو۔ اس قدر اُن لوگوں میں جہالت تھی کہ جس کی حد بیان ہی نہیں ہو سکتی۔ حضور علیہ السلام جب مبعوث ہوئے تو سب سے پہلے آپ نے اُن لوگوں کو توحید کا سبق دیا مگر اُن لوگوں نے اس وقت حضور علیہ السلام کی ایک نہ مانی۔ کبھی تو انہوں نے یہ کہا کہ یہ مجنوں ہے، کبھی کہا شاعر ہے تو خداوند کریم نے قرآن پاک میں حضور علیہ السلام کی بریت ثابت کی۔ اور اُن لوگوں کو کہا کہ تم جہالت پر ہو۔ اگر نجات اخروی چاہتے ہو تو حضور علیہ السلام کا دین اختیار کرو۔ وہ لوگ بتوں کو سجدے کرتے تھے اور اُن سے مدد مانگتے تھے اور ان کو اپنا نافع اور ضار سمجھتے تھے۔ یہ اُن کی حد درجہ کی جہالت تھی۔ مسلمان اگر ایسے ہی مشرکین مکہ کی طرح کریں۔ مثلاً قبروں پر جا کر سجدے کریں اور خدا کے سوا ہوائے کسی بزرگ سے مدد مانگیں تو بہت افسوس ہے کہ جس چیز سے [illegible] حضرت علیہ السلام نے منع کیا تھا آج بعض مسلمانوں نے وہی کرنا شروع کر دیا۔ [illegible] اور [illegible] کو [illegible] جو خدا کی [illegible] ہیں [illegible]

ahmadimuslim.de

رزق دینے والا مانا کرنا، بیٹا دینا، لڑکی دینا وغیرہ ان صفتوں کو کسی اور میں سمجھنا شرک ہے۔ اور مشرک کے لئے خدا نے فرمایا ہے۔ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

(ترجمہ) جو خدا کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے جنت کو اس پر حرام کر دیا ہے۔

یعنی وہ مشرک جنت میں قطعاً نہیں جا سکتا۔

(حدیث) لعن اللہ الیہود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیاءھم وصلحاءھم مساجد۔ یعنی حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہود اور نصاریٰ پر خدا لعنت کرے کیونکہ انہوں نے اپنے نبیوں اور ولیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا دیا۔ اور سجدے کرنے شروع کر دیئے

حدیث ۲ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا اگر جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم کرتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے کیونکہ شوہر عورت کے لئے ایک بہت ہستی ہے۔

(حدیث ۳) حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے لا تتخذوا قبری وثنا۔ (ترجمہ) یعنی میری قبر کو بت نہ بنا دینا۔ پیغمبر علیہ السلام نے جب یہ فرما دیا کہ میری قبر کو سجدہ نہ کرنا اور پہلے بھی اپنی زندگی میں کسی صحابی یا دوسرے آدمی سے سجدہ نہ کروایا تو کون ایسا پیر یا ولی ہے کہ جس کا درجہ حضور علیہ السلام سے زیادہ ہے کہ جو اور ان کو سجدے کئے جاویں

نبی علیہ السلام تو خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنے سے منع فرمائیں اور آج کل کے بعض پیر مریدوں سے سجدہ کروا کر خوش ہوتے ہیں۔ اور سجدہ کرنے والوں کو منع نہ کریں۔ اس لئے کہ لوگ کہیں گے پیر صاحب وہابی بن گئے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

سورہ فاتحہ میں اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْن ہم پڑھتے ہیں۔ یہ کلمہ حصر ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ یعنی ہم کسی غیر کی نہ عبادت کرتے ہیں اور نہ مدد مانگتے ہیں۔ ویسے تو یہ اقرار کیا۔ لیکن اسکے بعد پیروں کو حقیقی مددگار سمجھا اور قبروں پر جاکر سجدے بھی شروع کر دیئے اور ان سے مدد بھی مانگیں تو

بتلاؤ کیا یہ مسلمانی ہے۔ یا جو لوگ ایسا کرتے ہیں اُن کا عمل قرآن کے مطابق ہے؟

واقعہ | حضور علیہ السلام کے پاس ایک دفعہ چند آدمی آگئے اور انہوں نے کہا کہ کیا ہمارا خدا قریب ہے کہ ہم اس کو دل میں یاد کرلیں یا دُور ہے کہ بلند آواز کہہ کر پکاریں۔ پس اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ

(ترجمہ) جب میرا بندہ یہ پوچھے کہ خدا کہاں تو جواب دیدو کہ خدا قریب ہے۔ جب کوئی بندہ خدا سے کچھ مانگے تو وہ دیتا ہے۔ بشرطیکہ خدا کا مطیع ہو اور مؤمن ہو۔

(حدیث ۴) جب نبی علیہ السلام فوت ہوئے تو عمر فاروق نے کہا کہ جو یہ کہے کہ حضور فوت ہوگئے ہیں تو میں اسکو قتل کر دونگا؛ اسی وقت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگئے اور آپ نے فرمایا کہ جو حضور علیہ السلام کی عبادت کرتا تھا وہ تو تمہارے سامنے دیکھو فوت ہوگئے ہیں اور جو خدا کی عبادت کرتا تھا خدا زندہ ہے اسی کی عبادت کرو۔

تو اے میرے دوستو! زندہ خدا قریب خدا کو چھوڑ کر کسی اور سے مدد نہ مانگو اور نہ ہی کسی اور کو سجدہ کرو۔ اللہ تعالےٰ پر بھروسہ رکھو وہ ہی آپ کی تمام مشکلیں حل کریگا۔

وما علینا الا البلاغ

جلسہ فتح گڈھ

لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

اہل حدیث کانفرنس بمقام فتحگڈھ چوڑیاں ضلع گورداسپور پنجاب میں امرتسری و پڑی نزاع کے متعلق گول میز کانفرنس ہوئی۔ ممبروں کی تجویز اور فریقین (ابو الوفاء مصنف تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن اور حافظ عبداللہ روپڑی) کی منظوری سے مصالحت کا مسودہ طے ہوا (جس کا ذکر رسالہ "روئداد گول میز کانفرنس" میں مفصل مرقوم ہے) بعد منظوری حافظ عبداللہ نے اس سے انکار کر دیا اور اب تک بدستور مخالفت شائع کر رہے ہیں۔ میں اپنے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کرتا ہوں وہ غور سے سنیں اور دُور تک پہنچائیں۔ امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ سے خواہش کی گئی کہ آپ صحیح بخاری کی شرح لکھیں انہوں نے فتح الباری کی طرف اشارہ کرکے فرمایا ؎

لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

یعنی فتح الباری کے بعد کسی شرح کی ضرورت نہیں

اسی طرح میں بھی کہتا ہوں کہ میری عربی تفسیر کا معاملہ شہر آرہ میں طے ہوا۔ مدراس میں صاف ہوا۔ مکہ شریف میں فیصلہ ہوا۔ آخر فتح گڈھ کے جلسہ کانفرنس اہل حدیث کی گول میز کانفرنس میں ختم ہوا اور وہیں اس نزاع کو دفن بھی کر دیا گیا۔

اس لئے امام شوکانی کی طرح میرا قول بھی یہی ہے کہ

لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

یعنی گول میز کانفرنس فتحگڈھ کے بعد تفسیر مذکور کے متعلق میں کسی اعتراض کا جواب نہیں دونگا۔ چاہے جتنا بھی کوئی مخالفانہ لکھے۔ میرا جواب یہی ہوگا۔

لا ہجرۃ بعد الفتح ۔ ؎

قیامت پر بھی رہنے دو گے کوئی فیصلہ باقی؟

ابو الوفاء

مشرک سے خطاب

(از مولوی عبد الرحیم صاحب بیخود سوجانیاں ضلع گورداسپور)

تو نہ اپنے فعل پر مشرک کبھی نادم ہوا
سخت ہے ناراض تیرے شرک سے واحد الہٰ

شرک تو نے جب کیا جنت ہوئی تجھ پر حرام
میں نہیں کہتا مگر حق کلام ہی ہے فیصلہ

سکتے ہو ں اعمال احسن ضبط سب ہو جائینگے
شرک کا ادنیٰ سا جز اعمال میں گر رل گیا

اس کی ہر مخلوق صرف اللہ کی تسبیح پڑھے
حیف تو انسان ہو کر مشرک ہی کرتا رہا

شرک سے نفرت ہے ہر حساس اور ذی روح کو
لیک پڑھ کر کلمۂ توحید تو مشرک رہا

تو مزاروں اور قبروں پر جھکا کرتا ہے روز
اور پھر کہتا ہے مجھ کو پاس ہے توحید کا

مردہ ولیوں اور شہیدوں سے مرادیں مانگنا
سچ بتا قرآن کے کس پارے میں یہ ہے لکھا؟

روح اُن کی عالم بالا میں ہے اب جا چکی
رہ گیا۔ بس جسم۔ وہ بے جان مٹی میں چھپا

ہیں شہیدانِ خدا زندہ مگر اے بے سمجھ
تو سمجھ سکتا ہے اُن کی زندگی اور موت کیا؟

وہ اگر زندہ ہیں ہم کو کیوں نظر آتے نہیں
اُن کی بیواؤں سے شرعاً کیوں نکاح جائز ہوا؟

نیز تو اُن کی وراثت بانٹ لیتا ہے مگر
زندہ اُن کو کس طرح تو کہتا رہتا ہے سدا؟

زندگی میں شک نہیں اُن کی مگر یہ یاد رکھ
وہ جو زندہ ہیں تو زندہ ہیں بنزدیک خدا

وہ مصیبت میں ترے کچھ کام آ سکتے نہیں
ایک وہ کیا۔ کام آ سکتا نہیں جز کبریاء

تو خدا سے مانگ جو کچھ مانگنا مقصود ہے
غیر سے مت مانگ ادعونی ہے فرمان خدا

نعبد اقرار منہ سے اور عمل اس کے خلاف
استعانت غیر سے اور نستعین پڑھنا سدا

لا الٰہ کا ورد لب پہ دل میں ہیں معبود لاکھ
خوب مانی تم نے توحید خدائے کبریا

کوئی اپنے پیر کے حق میں ہے یوں گویا ہوا
تو ہے حل المشکلات اور دافع رنج و بلا

کوئی اس کو مانتا ہے واقفِ اسرارِ غیب
"دل کے بھیدوں سے وہ واقف راز سینہ آشنا"

پیر بھی معبود کہلانے سے شرماتے نہیں
اُن کو خود بھی شوق ہے کہلانے کا حاجت روا

مومنوں کے واسطے جنت بشارت حق نے دی
منتظر تیرا جہنم ہے مگر صبح و مسا

مومنین حق کی زیارت سے مشرف ہونگے پر
تیری قسمت میں کہاں ہوگا خدا کا دیکھنا

اے مسلمان کلمۂ توحید کے معنیٰ سمجھ
ہو نفی سب کی مگر اقرار ہو اللہ کا

چھوڑ کر بدعت ضلالت حامیٔ سنت تو بن
چھوڑ کر تقلید غیری ہو محمد پہ فدا

ایک کی کرکے غلامی سب سے ہو جا بے نیاز
ایک کے آگے جھکا سر کو یہی ہے مدعا

ایک کی کر تو اطاعت اُس پہ رہ ثابت قدم
ایک کا ہو کر مطیع تو سب کا بن جا پیشوا

آ کمر باندھ سنت و توحید کی تبلیغ کر
قوم کو بیدار کر قرآن کا لے کر عصا

نصاب تعلیم کے متعلق ایک اہم اور قابل التفات تجویز

(بقلم مولوی عبد الرؤف صاحب جھنڈا نگری)

ہمدردان اسلام اور اعیان قوم کے خیالات کا اندازہ کرنے سے یہ پتہ بخوبی چلتا ہے کہ آج نصاب تعلیم کے ترمیم و تجدید کا خیال عالمگیر بن چکا ہے۔ پچھلے دنوں کا ذکر ہے کہ محسن القوم حاجی عبد الغفار صاحب مرحوم دہلوی کے انتقال پُرملال پر میں نے حاجی مولوی محمد صالح صاحب خلف الرشید مرحوم کے پاس تعزیت نامہ بھیجا جس پر آپ نے جواب میں رسمی باتوں کے بعد لکھا "مہربانی کرکے نصاب تعلیم کو موجودہ طریقۂ تعلیم ہمیشہ مد نظر رکھئے کوئی ایسا نصاب تعلیم سوچکر رکھئے جس میں بچہ ڈھائی تین سال تک اچھی قابلیت کے ساتھ فارغ ہو کر دوسرے کام میں لگ سکے وغیرہ"

میں نے اس قدر قلیل مدت اور اچھی لیاقت دونوں متضادات سمجھ کر اُن کی خدمت میں ایسے نصاب تعلیم کے لئے لکھا کہ آپ ہی سہ سالہ پروگرام مرتب فرما کر بھیجدیں۔ خیر۔ "اہلحدیث" اخبار میں بکثرت تائیدی و تردیدی مضامین دیکھنے میں آتے ہیں۔ لیکن آج ایک تجویز ایسی درج کی جاتی ہے۔ جس میں زبان اردو کے تحفظ اور قلت وقت دونوں کا لحاظ ہو گیا ہے وھو ہذا:

میری رائے میں عربی طلباء کے لئے فارسی کی تعلیم قطعی بند کردی جائے۔ عربی طالب علم کا جو وقت قواعد صرف اور ابتدائی فارسی سے لے کر گلستان بوستان یوسف زلیخا، انشائے خلیفہ وغیرہ میں لگتا ہے وہ رائگاں جاتا ہے۔ پس اس وقت کو ان چیزوں میں نہ صرف کرنے سے دو تین سال کا وقت نکل آتا ہے۔ اب رہ گیا میزان صرف میر علم الصیغہ۔ فصول اکبری۔ نحو میر وغیرہ جو فارسی کی زبان میں ہیں ان کے لئے ماہر اساتذہ کی خدمت میں درخواست کرکے یہ سب کتابیں خالص اردو زبان

پیر جماعت علی شاہ کی امارت کی ابتدا اور انتہا۔ تحریک مسجد شہید گنج کے دنوں پیر صاحب موصوف کی امارت پر ملک کے جرائد کی رائیں۔ قابل دید ہے۔ ۲ کے ٹکٹ بھیجکر دفتر اہلحدیث امرتسر سے منگوالیں۔

عربی بول چال۔ عربی زبان میں بات چیت کرنے کے لئے ... [illegible] خط و کتابت کے ... [illegible]

ahmadimuslim.de

میں منتقل کرادی جاویں۔ آج اردو کے تحفظ کا مسئلہ بھی درپیش ہے۔ جس طرح سے ”اصول ایک پنتھ دو کاج“ زبان اردو کی بھی ایک معقول خدمت ہوجاویگی۔

مولانا امرتسری مدظلہ نے صرف کی ایک کتاب کا ترجمہ اردو میں کر دیا ہے جو ابواب الصرف کے طرز پر ہے۔ نحو میر کا اردو ترجمہ ”الفوز الکبیر“ کے نام سے مولانا احمد علی حنفی مئوی کا نہایت عمدہ ترجمہ کیا ہوا موجود ہے۔ علم الصیغہ یا اور جو کوئی کتاب ضروری ہو اس کا ترجمہ اردو میں مولانا محمد صاحب جوناگڈھی وغیرہ کے ذریعہ کرالے۔ ابھی سب اردو میں مترجم کتابوں کو یک دم نصاب تعلیم میں داخل کردیں۔ انشاء اللہ اس طرح سے کام وہی ہوگا اور وقت تین ساڑھے تین سال کا یقیناً بچ جاویگا۔

ہاں اگر کوئی فارسی پڑھنا چاہے تو اعزازی طور پر ایسا ہی پڑھ لے جیسا کہ فاضل وقت میں کچھ انگریزی وغیرہ آسان حاصل کرلیتا ہے۔

دوسری اہم رائے میری ناقص رائے میں طلب الکل فوت الکل کے اصول کے مطابق آج کل کھچڑی والے نصاب تعلیم سے بچوں کو کسی فن میں باقاعدہ لیاقت حاصل نہیں ہوتی۔ اس لئے میری رائے یہ ہے کہ یک فنی طلبا پیدا کئے جاویں۔ ایک ماہر استاد کے ذریعہ چند طلباء صرف معقولی طیار کرائے جائیں کہ اس کی بھی ضرورت ہے۔ اسی طرح چند طلباء صرف علم ادب کے ماہر ہوں کہ اس کی اشد ترین ضرورت ہے۔ اس طرح کچھ طلباء صرف علم حدیث و رجال کے ماہر ہوں اسی طرح کچھ فن تفسیر میں ماہر ہوں، اسی طرح کچھ طلباء علم تاریخ کے ماہر ہوں۔ باقی ابتدائی علوم صرف، نحو، عروض، معانی سب کے لئے یکساں ضروری قرار دیا جاوے۔ پس اس جداگانہ فن وار طرز پر تعلیم ہونے سے خلط الرجال میں انشاء اللہ بہت کچھ کمی ہوجاویگی اور طلباء بہترین لیاقت کے حامل [illegible] ضرورت ہے کہ [illegible] قوم [illegible] متوجہ [illegible] ماہر وہ لوگ [illegible] نصاب [illegible] ترتیب [illegible]

قضاء الصوم عن المیت

(از مولانا محمد سلیمان صاحب مئوی)

ناظرین! مجھے اس وقت ایک مسئلہ کی تحقیق پیش نظر ہے جس میں ہمارے سلف اور علمائے کرام مختلف ہیں۔ مثلاً ایک شخص بیمار ہوا اور مشقت مرض کی وجہ سے رمضان کا روزہ نہیں رکھا اور فمن کان منکم مریضاً او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اُخر کے حکم سے افطار کرتا رہا بعد رمضان کے بھی سلسلہ مرض بڑھتا رہا۔ حتیٰ کہ مرگیا۔ اب سوال یہ پیدا ہوا کہ مریض کے جو روزے چھوٹ گئے ہیں اس کے اولیا پر اس کی قضا یا فدیہ ضروری ہے یا نہیں؟

اس سوال کا جواب ایک اہلحدیث مولوی نے یہ لکھا کہ مریض کے جو روزے چھوٹ گئے ہیں اس کے بدلے میں اس کے اولیاء پر قضا یا فدیہ کچھ نہیں ہے۔ اور اسکی دلیل میں آیت مذکورہ پیش کی اور ہدایہ کی اس عبارت سے استدلال کیا۔ و اذا مات المریض والمسافر وھما علیٰ حالھما لم یلزمھما القضا لانھما لم یدرکا عدۃ من ایام اخر۔ اور سلف کے کچھ اقوال نقل کرکے یہ ثابت کیا کہ مریض کو دوسرے ایام نہیں ملے اس وجہ سے اس پر واجب نہیں اور جب اس پر واجب نہیں تو اس کے اولیاء پر کیونکر واجب ہوسکتا ہے۔ پس اولیاء پر نہ تو قضا واجب ہے اور نہ فدیہ

اس کے بعد یہی سوال وجواب میرے پاس آیا میں نے اپنی تحقیق کی بنا پر یہ لکھا کہ حدیث من مات وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ سے قضا ضروری ہے اور ایک دوسری حدیث بھی جو ابن عباسؓ سے مروی ہے اس پر شاہد ہے۔ اور حضرت ابن عمرؓ کی ایک موقوف روایت میں فدیہ دینا بھی آیا ہے۔ لہٰذا میت کے اولیاء پر قضا یا فدیہ ضروری ہے اور فعدۃ من ایام اخر کا محل میت نہیں ہے بلکہ آیت مذکورہ میں مریض اور مسافر کے روزوں کی قضا کی رخصت کی تفصیل ہے میت کی طرف سے قضا کا حکم احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

اس کے بعد پھر مفتی اہلحدیث نے اپنے فتویٰ کی تائید کرانے کی غرض سے ایک حنفی مولوی کے پاس بھیجا۔ حنفی مولوی نے مفتی اول کے فتویٰ کی تصحیح کی اور میرے فتویٰ کو عدم تدبر فی القرآن اور سخت غفلت اور ناواقفیت پر مبنی ٹھیرایا۔ جس کا تذکرہ کچھ آیندہ آویگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

اہل علم حضرات سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ میت کے چھوٹے ہوئے روزوں کی دو صورتیں ہیں۔ اول عدم تمکن یعنی مریض کو بعد رمضان کے مرض کی حالت سے صحت نہیں ہوئی کہ وہ اپنے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کرسکے بلکہ اسی مرض کی حالت ہی میں انتقال کرگیا۔ دوسرے تمکن یعنی مریض کو بعد رمضان کے اتنا صحت کا زمانہ مل گیا کہ وہ اپنے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا بخوبی کرسکے لیکن اس نے کسی سستی اور کاہلی سے قضا نہیں کی اور پھر بیمار ہوا اور مرگیا۔

پس پہلی صورت میں حنفیہ اور مالکیہ اور بعض شافعیہ کا مسلک ہے کہ اولیاء میت پر قضا یا فدیہ کچھ نہیں ہے اور دوسری صورت میں اولیاء میت پر قضا یا فدیہ ضروری ہے لیکن شرعی نقطہ نگاہ سے دوسری صورت میں اولیاء پر قضا یا فدیہ کا ضروری ثابت کرنا صحیح نہیں ہے اس لئے کہ میت کو اتنا صحت کا زمانہ مل چکا ہے جس میں وہ اپنے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کرلیتا مگر اس نے نہیں کیا لہٰذا اس کے اولیاء اس سے بری الذمہ ہوسکتے ہیں اس لئے کہ یہاں پر کوئی عذر شرعی مانع نہیں تھا۔ بخلاف پہلی صورت کے کہ میت اپنے مرض کی وجہ سے معذور تھا اور عذر شرعی کا دوام برابر باقی رہا۔ اس لئے اسکے اولیاء پر قضا یا فدیہ ضروری ہے۔

اور میت [illegible] کی تائید حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کے اس کلام سے ہوتی ہے فاما المفطر [illegible]

(۱) [illegible] الصوم [illegible]

سلہ [illegible] (اہلحدیث)

غیر عذر ا مثلاً فلا ینفعہ اداء غیرہ عنہ بفرائض اللہ تعالیٰ التی فرط فیہا وکان ھو المامور بہا ابتلاءً وامتحاناً دون الولی فلا ینفع توبۃ احد عن احد ولا اسلامہ عنہ ولا اداء الصلوٰۃ عنہ ولا غیرھا من فرائض اللہ تعالیٰ التی فرط فیہا حتی مات۔ واللہ اعلم (اعلام الموقعین ص۳۱۸ ج ۲)

یعنی وہ شخص جو بغیر کسی عذر کے اللہ تعالیٰ کے فرائض میں کوتاہی کرنے والا ہے تو اس کی طرف سے اس کے غیر کا ادا کرنا نفع نہیں دیگا کیونکہ اس کا ولی اس حکم کے ساتھ مامور نہیں تھا بلکہ وہ خود امتحاناً اُن فرائض کا مامور تھا پس نفع نہیں دے سکتا کسی کا توبہ کرنا کسی کی طرف سے اور نہ کسی کا اسلام لانا کسی کی طرف سے اور نہ اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کسی کی نماز وغیرہ کا ادا کرنا کسی کی طرف سے وہ فرائض جس میں اس نے کوتاہی کی ہے یہاں تک کہ وہ مرگیا:

اس تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ میت کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا جس میں اس نے باوجود قدرت علی الصیام کے کوتاہی کی ہے اس کے اولیاء پر اس کی قضا ضروری نہیں۔ البتہ میت کی قضا اس کے اولیاء پر اس وقت ضروری معلوم ہوتی ہے جبکہ اس کے مرض کا اتصال دواماً باقی رہا ہو۔ اور اس کو صحت کا زمانہ ہی نہیں ملا۔ پس قیاس صحیح کا اقتضاء تو یہ ہے کہ میت کے جو روزے چھوٹ گئے ہیں جس میں اس نے باوجود قدرت علی الصیام کے کوتاہی کی ہے اس کے اولیاء پر اس کی قضا ضروری نہیں لیکن چونکہ احادیث صحیحہ کا محل عام ہے اس وجہ سے قیاس کے خلاف تمکن کی صورت میں بھی قضا ضروری ہے اور قضا پر چند احادیث صحیحہ سے دلائل موجود ہیں۔

پہلی حدیث حضرت عائشہؓ سے مروی ہے جس کو میں نقل نیز بی کر چکا ہوں۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ (صحیحین) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مرگیا اور اس پر کسی قسم کا روزہ جو قرا سکے اولیا اس کی طرف سے ادا کریں۔ ظاہر اس حدیث کا یہ ہے کہ میت کے جو روزے چھوٹ گئے ہیں اس کی قضا اس کے اولیا پوری کریں اور یہ حکم تمکن اور عدم تمکن، دونوں صورتوں کو عام ہے۔ پس ظاہر کے خلاف صرف تمکن ہی کی صورت میں اس حدیث کو محمول کرنا تحکم ہے۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اس حدیث کے متعلق یہ تصریح کی ہے۔ بقرینہ وعلیہ صیام من مات مکلفین کو عام ہے اور صام عنہ ولیہ خبر بمعنی امر کے ہے۔ اور جب یہ حدیث بقول حافظ ابن حجر مکلفین کے بارہ میں عام ہے اور عام کا اقتضا یہ ہے کہ وہ اپنے ہر فرد جزئی پر صادق آتا ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ تمکن کی صورت میں یہ صادق آوے جس میں تفریط فی القضا موجود ہے اور عدم تمکن کی صورت میں یہ نہ صادق آوے جس میں عذر شرعی کے ساتھ اولیاء کی نیابت ضروری ہے۔ یہ محض ادعا ہے۔

امام شوکانی نے بھی نیل میں یہ تحریر فرمایا ہے:۔ وفیہ دلیل علیٰ انہ یصوم الولی عن المیت اذا مات وعلیہ صوم ای صوم کان وبہ قال اصحاب الحدیث وجماعۃ من محدثی الشافعیۃ وابوثور

یعنی اس حدیث میں دلیل ہے کہ ولی میت کی جانب سے روزہ رکھے خواہ جس قسم کا روزہ ہو۔ اور اس کے قائل اصحاب حدیث اور محدثین شافعیہ کی ایک جماعت اور ابوثور ہیں۔ امام شوکانی نے ای صوم کان سے عموم کی طرف اشارہ کیا ہے کہ میت کا روزہ خواہ تمکن کی صورت میں ہو یا غیر تمکن کی صورت میں ہو، خواہ نذر کا ہو، ہر ایک صورت میں اولیاء قضا کریں۔

اس توجیہ سے بھی ثابت ہوا کہ حدیث من مات وعلیہ صیام میں تعمیم ہے۔ اور جب تعمیم ہے تو کسی ایک صورت میں اس حدیث کا مقید کرنا بلا دلیل ہے۔ اسکے علاوہ حدیث مذکور کی تعمیم کے متعلق سب سے زیادہ وضاحت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے مصفیٰ ص۲۲۹ میں کی ہے:۔

مثلہ تخصیص کردہ اند اما انجیکہ بعد از تمکن از قضا تفریط کردہ باشد نیز گوید حدیث مبنی نیست بر تمکن بلکہ عام است پس بر عموم باید گذاشت۔

اہل علم حضرات خود غور کر سکتے ہیں کہ حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نے کس قدر عدل اور انصاف سے تخصیص تمکن کی صورت کا ابطال کیا ہے اور تعمیم حدیث کو اپنے محل پر رکھا ہے۔ اس کے علاوہ میں کہتا ہوں کہ خواہ مانعین کے پاس تمکن کی صورت میں قضا کی کوئی دلیل نہیں ہے جب تک کہ اس حدیث کی تعمیم کو تسلیم نہ کرلیں۔

یہی وجہ ہے کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اور امام شوکانی نے نیل میں یہ تحریر فرمایا ہے:۔ قال البیہقی فی الخلافیات ھذہ المسئلۃ ثابتۃ لا اعلم خلافا بین اھل الحدیث فی صحتھا فوجب العمل بھا۔

امام بیہقی نے خلافیات میں یہ فرمایا ہے کہ قضا عن المیت کا مسئلہ ثابت ہے اس کی صحت میں کسی اہل حدیث کے خلاف کا علم مجھ کو نہیں ہے پس اس پر عمل کرنا واجب ہے۔"

اگر کوئی شخص بوجہ عدم واقفیت کے یہ کہے کہ اہل حدیث کا یہ مذہب جسکو کہ امام بیہقی نے بیان کیا ہے تمکن ہی کی صورت میں ہے۔ اس لئے کہ عدم تمکن کی کوئی تصریح نہیں ہے۔ تو میں کہونگا کہ یہ فریب ہے اس لئے کہ جب اہل حدیث بھی تمکن ہی کی صورت میں قضا کے قائل ہوں اور تمکن ہی کی صورت میں مانعین بھی قضا کے قائل ہیں تو اہل حدیث اور مانعین کے مذہب میں اختلاف ہی کیا رہا۔ حالانکہ اس مسئلہ میں اختلاف ثابت ہے۔ کما سیاتی انشاء اللہ تعالیٰ۔ (باقی)

اہلحدیث یہاں تک تو آپ کی جتنی تحریر آئی ہے اسکے دو حصے ہیں۔ ایک حدیث اور دوسری اس کی شرح میں اقوال الرجال۔ یہ آپ سے مخفی نہ ہوگا کہ دونوں کا مرتبہ الگ الگ ہے۔ ایک حجت ہے دوسری حجت نہیں۔ حدیث (بعد ثبوت حجت) میں علیہ صوم قابل غور ہے۔ یہ لفظ اپنے معنی صاف دے رہا ہے کہ بیمار اس حد تک پہنچ چکا ہو کہ اس پر وجوب صوم کا حکم لگ چکے۔ اس کو مدنظر رکھ کر آپ جو چاہیں لکھیں۔ چونکہ یہی ایک لفظ مدار بحث ہے۔ اہل حدیث کو سب سے پہلے الفاظ حدیث پر غور کرنا چاہئے کیونکہ مدار گفتگو الفاظ حدیث پر ہے اقوال الرجال پر نہیں [illegible]

بھوپال میں ایک مبارک دن

(از قلم منشی محمد عمر صاحب کاتب دہلوی)

بھوپال جو ایک زمانہ میں معدن علم تھا اور یہاں فن کے آفتاب و ماہتاب تھے۔ خود والاجاہ نواب صدیق حسن خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی وہ تھی جس سے نہ ہندوستان بلکہ آج بھی دنیائے اسلام میں اُن کا اسم گرامی اور اُن کی تصانیف زندہ ہیں۔ اسی شہر میں حدیث کا آفتاب تاباں حضرت شیخ حسین صاحب عرب محدث ایسا حافظ حدیث علامہ تھا۔ اسی بھوپال میں علوم و فنون کا جامع علامہ یگانہ روزگار مولانا بشیر صاحب سہسوانی بھی تھا۔ اسی جگہ عالم کامل جامع مولانا سلامت اللہ صاحب جیراجپوری بھی تھا۔ اسی شہر میں آنے کے لئے میرے ایک محب مخلص عرصہ سے مجھے دعوت دے رہے تھے ان کی اس دعوت پر بالآخر میں بتاریخ ۱۴۔ اپریل ۱۹۲۹ء بھوپال پہنچا۔ اُس علمی مخزن کے اعتبار سے جس کا تذکرہ اوپر کیا گیا ہے میرا غالب ظن یہ تھا کہ بھوپال میں اہلحدیث کی جماعت بڑی ہوگی۔ مگر میرا یہ خیال غلط نکلا۔ یہاں ایک مختصر سی جماعت اہل حدیث کی رہ گئی ہے۔ تاہم مجھے والی ملک کی نیک دلی و عدل پروری کا یہ عجیب منظر دیکھا کہ ہر مسجد میں اہل حدیث بلا تکلف نماز پڑھنے کا مجاز ہے یہاں کی پبلک تمام حنفی المذہب ہے۔ لیکن تعصب کا اس میں نام بھی نہیں ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جن صاحب نے مجھے دعوت دی تھی وہ مولوی فضل الرحمن صاحب خوشنویس ہیں۔ ان کی عمر تقریباً ۲۵ - ۳۰ سال کی ہوگی۔ یہ صرف اردو پڑھے ہیں۔ قدرے انگریزی بھی جانتے ہیں۔ مولانا خلیل بن محمد عرب ان کو اور ان کے ساتھ دو تین ملازمت پیشہ آدمیوں کو عربی پڑھاتے ہیں۔ ان لوگوں نے صرف دس بارہ دن کے پڑھنے سے اتنی ترقی کی ہے کہ معمولی خطوط عربی میں لکھ لیتے ہیں اور معمولی بول چال عربی الفاظ میں جملے بنا لیتے ہیں۔ خطوط دیکھ کر میں ششدر رہ گیا۔ شغف ... اس کا ذکر کرتے دیکھا۔ انہوں نے عربی درس دینے کا ایک عجیب طرز ایجاد کیا ہے جس سے کہ جو طالب علم پڑھے اس پر عمل بھی کرے۔ اس اسلوب تعلیم پر مولانا صاحب نے ایک سٹ تین کتابوں کا مرتب کر کے شائع کیا ہے۔ (۱) مصالحۃ العربیہ۔ (۲) فرہنگ مصالحۃ العربیہ۔ (۳) تسہیل العربیہ اول الذکر کتاب ایک عربی ریڈر ہے۔ دوسری میں اس ریڈر کے افعال و اسماء و حروف کی فرہنگ ہے اور ضروری الفاظ کے معانی ہیں تیسری میں پڑھے ہوئے الفاظ کی مشقیں ہیں۔ ان تینوں کتابوں کو دیکھ کر ہر شخص آسانی سے عربی پڑھ سکتا ہے اور تھوڑے دنوں میں لکھ اور بول سکتا ہے۔ میں مولانا موصوف کے مکان پر گیا۔ آپ نے اپنی لڑکیوں اور بھائیوں کو اعلیٰ تعلیم دی ہے۔ لڑکی ادب میں الکامل للمبرد و دلائل الاعجاز تک پڑھ چکی ہے۔ الحماسہ والاغانی او نقد الشعر و ابن ماجہ و دلائل الاعجاز پڑھا رہی ہے خود اپنے والد سے آج کل نصف آخر صحیح بخاری پڑھ رہی ہے میں نے امتحاناً پارہ اول سے باب تیمموا صعیداً طیباً والی حدیث طویل سُنی۔ میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اتنی صحیح عبارت امتحان میں میں نے متعدد لڑکوں سے نہیں سنی اور پھر وہ بھی بغیر دیکھی عبارت۔ اس کے بعد میں نے سوال کیا کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرک کے مزادہ (مشکیزہ) سے پانی لے کر وضو کیا۔ اور قرآن مجید میں ہے کہ انما المشرکون نجس۔ قرآن و حدیث میں اور آیت کریمہ میں تطبیق کیسے ہوگی۔ فوراً جواب دیا کہ آیت کریمہ میں نجاست عقائد مراد ہے۔ نجاست حقیقی نہیں۔ اس لئے مشرک کے مزادہ سے آپ نے وضو فرمایا۔ نیز جواب دیا کہ ثمامہ بن اثال کا سواری مسجد میں باندھا جانا بھی اس بات کی دلیل ہے کہ نجاست سے نجاست عقائد مراد ہے۔ مولانا خلیل حضرت مولانا شیخ حسین کے پوتے ہیں۔ اور حدیث و ادب آپ نے اپنے والد و جد امجد سے پڑھا ہے۔ غریب نصیب بزرگ ہیں قانع، منکسر المزاج آدمی ہیں۔ اپنے میں علمی خدمت کا جذبہ صادقہ رکھتے ہیں۔ اور آپ کا اثر آپ کے بھائیوں میں بھی ہے جن میں سے ایک ایم۔ اے ہیں۔ آپ کی صورت دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایک لفظ بھی شاید انگریزی کا نہیں جانتے۔ جامعہ احمدیہ بھوپال میں آپ پروفیسر ہیں۔ ادب و حدیث پڑھاتے ہیں۔ ایف۔ ایس۔ سی کیا۔ اس کے بعد آپ نے فلسفہ مغربی لیکر بی۔ اے پاس کیا۔ اس سے مقصد آپ کا دینی خدمت تھی۔ امتحان پاس کرنا مقصد نہیں تھا۔

مولانا خلیل لکھنؤ یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر تھے۔ پانچسو روپیہ ماہوار تنخواہ تھی علیل ہو کر ناچار مستعفی ہوئے۔ لیکن والی بھوپال خلد اللہ ملکہ کی علمی قدردانی کہ انہوں نے ڈیڑھ سو روپیہ ماہانہ کا منصب مقرر کر دیا اور آپ مجلس علماء کے رکن بھی ہیں۔

میں نہایت اخلاص سے اپنی جماعت کے لوکو وادانا طلباء کو خصوصاً اور برادران اسلام کو عموماً یہ مشورہ دیتا ہوں کہ ان ہستیوں کو غنیمت سمجھ کر ان سے تعلیم عربی کی تدریس کا طریقہ سیکھیں اور بقول مولانا آپ اوسط استعداد کے اصحاب و صاحب کو ایک سال میں ایسے قابل بنا سکتے ہیں کہ وہ حدیث و قرآن و تفاسیر سے خود فوائد حاصل کر سکیں۔ مولانا چونکہ شہرت پسند شخص نہیں ہیں۔ ورنہ اگر ایسا شخص سنسکرت یا کسی اور زبان میں یہ دعویٰ کر کے اسے روز روشن کی طرح دکھا دیتا تو شائد دنیا بھر میں اس کا شہرہ ہوتا۔ کیا طلباء و اعیان حدیث اس طرف توجہ فرمائیں گے؟ آپ کی صاحبزادی عربی کی شاعرہ بھی ہیں اور خود مولانا بھی۔ مولانا کے دوسرے بھائی حسین بن محمد عرب ہیں جو فاضل ادب اور عربی جانتے ہیں۔ آپ نے چند دن بادشاہ بیگم آتالیق جناب ورشاہوار و شہزادہ بہادر دولت دکن یا اعلیٰ حضرت صاحبزادی شاہ جہاں کو عربی پڑھائی اور آج کل دکن میں جو حفاظت ... سے صرف ... میں لکھا ہے وہ قابل تحسین ہے۔ آپ نے ... مالک کا ... ترجمہ انگریزی تھوڑا سا لکھا ہے۔ ...

٭ مقدار فی تناکافی ہونے کی وجہ سے مضمون ہی درج کیا گیا ہے۔ (مدیر)

ahmadmuslim.de

متفرقات

ہمارے مہربانوں میں سے حسب ذیل احباب نے ماہ جولائی میں اخبار اہلحدیث کے لئے نئے خریدار بناکر اپنی بہی خواہی کا ثبوت دیکر ادارہ اہلحدیث کو مشکور و ممنون فرمایا ہے جزاہم اللہ احسن الجزا۔

امید ہے توحید و سنت کی تبلیغ کے شائق اہلحدیث کی ترقی کیلئے بیش از بیش توجہ فرمائینگے۔

جناب ایس۔ڈی بھائی میاں صاحب رنگونی ۲ خریدار۔ حافظ محمد شریف صاحب سیالکوٹی و حکیم محمد یعقوب صاحب گوادوری ایک ایک خریدار۔

وی پی بھیجے گئے سابقہ پرچہ مندرجہ ذیل خریداروں کو وی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کا وی پی غلطی سے واپس ہو جائے اور وہ اخبار کو جاری رکھنا چاہتے ہوں تو قیمت اخبار بہت جلد بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں ورنہ وی پی واپس وصول ہونے کے ایک ہفتہ بعد انتظار کر کے اخبار بند کر دیا جائے گا۔

۲۸۵۹ - ۳۲۵۷ - ۴۳۳۴ - ۴۵۳۵ -
۶۵۴۵ - ۸۵۱۸ - ۸۵۵۴ - ۸۵۷۸ -
۱۰۳۴۵ - ۱۰۹۳۷ - ۱۱۰۸۲ - ۱۱۲۰۱ -
۱۱۴۲۷ - ۱۱۷۱۲ - ۱۱۸۰۳ - ۱۱۹۰۱ -
۱۱۹۰۴ - ۱۲۱۳۹ - ۱۲۲۰۰ - ۱۲۲۰۳ -
۱۲۲۰۵ - ۱۲۲۰۶ - ۱۲۲۱۰ - ۱۲۲۲۱ -
۱۲۲۴۳ - ۱۲۳۶۹ - ۱۲۳۸۲ - ۱۲۴۰۴ -
۱۲۴۰۷ - ۱۲۴۰۸ - ۱۲۴۱۲ - ۱۲۴۹۲ -

مضامین آمدہ مولوی عبدالرحمن صاحب فریدکوٹی مولوی عبدالرؤف صاحب۔ شیخ ابوالحسن محمد یحیی صاحب محمد طٰہٰ صاحب۔ محمد عبداللہ صاحب عقیل مئوی ۳عدد۔ ابوالخیر محمد عبدالرب صاحب۔ مولوی عبدالسلام

نامہ نگار حضرات مضمون بھیجکر ان کی جلد اشاعت کے لئے خط و کتابت شروع کرکے بالآخر شکوہ کناں ہو جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مضامین حسب ترتیب موصول شائع ہوتے ہیں۔ الا کوئی مضمون فوری طور پر اشاعت کا مقتضی ہو تو مقدم کیا جاتا ہے۔ اس راز کو ادارہ ہی جان سکتا ہے۔ پس نامہ نگار حضرات اتنی جلدی گھبرا نہ جایا کریں۔ (منیجر اہلحدیث)

مزید تائید اخبار اہلحدیث ۲۳ جون ۱۹۳۹ء صفحہ ۹ پر مولوی نور محمد صاحب لدھیانوی کا ایک مضمون بعنوان چند تجویزات ضروریہ شائع ہوا ہے۔ میں تجاویز نمبر ۱ و ۲ و ۳ کی پرزور الفاظ میں تائید کرتا ہوں۔

ایک ضروری اعلان

سابقہ پرچہ "اہلحدیث" میں حساب دوستاں شائع کیا گیا ہے۔ جس میں ان اصحاب کے نمبر خریداری درج کئے گئے ہیں جن کی قیمت اخبار و میعاد مہلت وغیرہ ماہ اگست میں ختم ہو جائیگی۔ اس اطلاع کے علاوہ ان کو علیحدہ مطبوعہ چٹھی بھی روانہ کی جارہی ہے۔ اس لئے اب کسی صاحب کو یہ شکوہ کرنے کا موقع نہیں رہیگا کہ مجھے قیمت یا مہلت ختم ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔ ۳۱۔ اگست تک قیمت اخبار یا انکار کی اطلاع وصول نہ ہوئی تو پھر یکم ستمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

مہلت یافتگان کو ہر حالت میں اپنے وعدہ کا ایفا کرنا چاہئے اور قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجکر اخبار کو قوت پہنچائیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

کلیات ثنائیہ۔ فتاوی ثنائیہ۔ سوانح حیات ثنائیہ۔ تینوں چیزوں کی اشد ترین ضرورت ہے۔ جماعت اہلحدیث کا فرض اولین ہے کہ اس مفید سلسلہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی خاطر بشوق دل مالی امداد کرے وما ذالك على الله بعزيز۔

(عبدالعزیز اہلحدیث کوٹلوی)

اظہار تشکر خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حضرات علماء کرام اہلحدیث و احباب کی دعاؤں کے اثر سے میرا لڑکا مسمی عبدالمجید جو کہ عرصہ ۱۳ سال سے مفقود الخبر تھا کے متعلق گذشتہ ہفتہ مستری فخر حسین صدیقی کرنٹ سوپ اجمیر کے خط سے پتہ چلا کہ وہ اجمیر میں ہے۔ میں چھٹی کا انتظام کرکے براستہ دہلی مورخہ ۲۹ اجمیر پہنچا۔ سٹیشن پر پہنچتے ہی برادرم فخر حسین صاحب مع اپنے رفقاء کے اور عزیزم عبدالمجید کے گاڑی پر ملے۔ اور ہمارے دو یوم قیام پر انہوں نے مہمانداری کے فرائض انجام دیکر مجھے ممنون فرمایا۔ جس کے مشکور ہیں ان کا اور ان کے احباب کا مشکور ہوں خدا ان کو جزائے خیر دیوے۔ آمین! میں اپنے ان تمام احباب اور بزرگان ملت کا بھی ممنون ہوں جو وقتاً فوقتاً بچے کے متعلق دعائیں کرتے رہتے تھے۔ خصوصاً حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مولانا محمد حیات صاحب قصوری۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور مولوی محمد صاحب دھلوی سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی قابل صد تشکر ہیں جنہوں نے بارہا دعاؤں کے علاوہ ورد و وظائف کے ذریعہ گمشدہ بچے کے ملنے کے لئے میری مدد فرمائی۔

(نیازمند شیخ دین محمد ٹیلیگراف سٹ ریلوے)

یاد رفتگان (۱) میرے ماموں محمد اسماعیل صاحب اہلحدیث متبع سنت تھے ۱۵۔ جولائی کو انتقال کر گئے انا للہ۔ آر۔پی مولانا محمد عنایت اللہ صاحب مدراس (۲) جناب ساہوکار کے اسماعیل صاحب رئیس مدراس کی والدہ ماجدہ ۱۳۔ جولائی کو رحلت فرماگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت خیاض، نیک دل اور پابند صوم و صلوۃ تھیں۔ راقم ۱ محمد فضل الرحمن جامعہ دار السلام عمر آباد صد مدرس مدرسہ محمدیہ رائیدرگ ضلع بلاری۔ (۳) اشاعت فنڈ میں ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللهم اغفرلهما وارحمهما۔

ضروری اطلاع مضمون نگار اصحاب کو چاہئے کہ مضامین سفید کاغذ کے ایک طرف صاف و خوشخط لکھ کر بھیجا کریں۔ (منیجر اہلحدیث)

(۸) نئی سکھ ۔۔۔ اور ان کا ۔۔۔

ملکی مطلع

آریہ سماج اور ریاست حیدر آباد

ہندوستان کی تاریخ بتاتی ہے کہ کبھی اس ملک میں یہ دستور تھا کہ رعایا کے پانچ دس ہزار آدمی ناراض ہوئے اور بغاوت شروع کر دی۔ کیونکہ جیسے حکومت کے پاس ہتھیار (تلوار نیزہ تیر وغیرہ) ہوتے تھے ایسے ہی رعایا کے پاس بھی ہوتے تھے۔ اس لئے کوئی سال یا ششماہی بغاوتوں سے خالی نہیں جاتی تھی آج کل چونکہ حکومتوں کے پاس اسلحہ جنگ بڑے زبردست ہیں (مثلاً بندوق، توپ، ہوائی جہاز وغیرہ) جو رعایا کے پاس نہیں ہیں۔ اس لئے مسلح بغاوت نہیں ہوتی مگر چونکہ انسانی طبیعت میں یہ بات ودیعت رکھی ہے کہ اپنی ناراضگی کو کسی نہ کسی صورت میں ظاہر کرے اس لئے گاندھی جی نے ہندوستانیوں کو یہ اصول سکھلایا کہ مسلح بغاوت کرنے سے تم تباہ ہو جاؤ گے جب کبھی تمہیں حکومت کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہو تو تم ستیہ گرہ کرو۔ ستیہ گرہ کیا چیز ہے؟

حکومت کے کسی فعل پر جمع ہو کر اظہار ناراضی کرنا وہ منع کرے تو نافرمانی کرنا۔ جس کی سزا معمولی ہے اور جانیں ضائع نہیں ہوتیں۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے اس نصیحت پر سکھوں اور کانگرسیوں نے خوب عمل کیا اور ہزاروں کی تعداد میں قید ہوئے۔ اس کے بعد اور لوگوں نے بھی اپنا لیا۔ آخر آریوں نے بھی حیدر آباد میں ستیہ گرہ کیا ان کے ساتھ ہی سناتنی ہندوؤں نے دہلی میں شو مندر کے واسطے اور لاہور میں سکھوں نے ستیہ گرہ کیا [illegible]

آریہ ستیہ گرہ بھی بند ہو گیا ہے۔ کیونکہ سرکار نظام نے نئی اصلاحات میں بہت فراخ حوصلگی کا ثبوت دیا ہے حقیقت یہ ہے کہ ریاست حیدر آباد کے متعلق آریہ اخباروں میں جو مظالم بیان کئے جاتے تھے وہ قطعاً مبالغہ آمیز تھے۔ آریہ سماجی لوگ چونکہ بہت دانا اور زیرک ہیں۔ ہر چند لاہور کے جوشیلے آریہ اخباروں نے ان اصلاحات کو ناکافی کہہ کر تحریک ستیہ گرہ کو جاری رکھنے پر زور دیا۔ لیکن یہ عربی مثل

صاحب البیت ادریٰ بما فیہ

(گھر کا مالک گھر کے حالات خوب جانتا ہے)

ان کے حق میں صحیح ثابت ہوئی۔ چنانچہ چند روز ہوئے "اصلاحات" پر غور کرنے کے لئے آریوں کی مجلس منتظمہ کا اجلاس دہلی میں ہوا۔ اس نے ستیہ گرہ کی بندش کا فیصلہ کر دیا۔ کیونکہ یہ لوگ اپنے حالات (اندرونی و بیرونی) کو بخوبی محسوس کر چکے ہیں۔ ہم ان کی دانائی کا اعتراف کرتے ہیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے۔ دنیا اور آخرت دو سوتیں (سوکنیں) ہیں۔ اگر ایک راضی ہو تو دوسری ناراض ہو جاتی ہے۔ یہی حال رعایا کے مختلف طبقوں کا ہے۔ آریوں کی فی الجملہ رضامندی پر ریاست کے مسلمان سخت کبیدہ خاطر ہو گئے ہیں۔ حضور نظام کی حکومت سے امید ہے کہ وہ بہت جلد ان کو بھی راضی کریگی اور عنقریب یہ فتنہ رفع دفع ہو جائیگا۔

حیدر آباد ستیہ گرہ کی طرح شو مندر دہلی کا ستیہ گرہ بھی گاندھی جی اور پنڈت مالویہ کے مشورہ سے بند کر دیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں ہائی کورٹ لاہور میں اپیل کی گئی ہے۔

لکھنؤ کا تبرا ایجی ٹیشن

لکھنؤ میں تبرا ایجی ٹیشن [illegible] اصحاب ثلاثہ [illegible] گاندھی جی اور کانگرس پر بھی لعنت بازی شروع

ہو گئی۔ گاندھی جی جب ریل گاڑی پشاور سے واپس آتے ہوئے تھوڑی دیر کے لئے لاہور اسٹیشن پر ٹھہرے تو شیعہ نوجوانوں نے سیاہ جھنڈیوں سے ان کا استقبال کیا اور گاندھی جی اور یوپی کی کانگرسی حکومت پر خوب لعنت برسائی۔ اس واقعہ سے ان کو بھی یقین ہو گیا کہ شیعہ کا اصحاب ثلاثہ (رضی اللہ عنہم) پر تبرا کرنا یا سب و ستم کرنا جائز اور ظالمانہ فعل ہے ورنہ گاندھی بیچارے نے کیا کیا تھا کہ اس پر بھی لعنت کی بوچھاڑ کی گئی۔ اس مد میں جو کوئی بھی شریفانہ طور پر انہیں منع کریگا یہ لوگ اس پر اسی طرح لعنتیں برسائیں گے۔ ہم اپنی رائے میں تبدیلی نہیں پاتے کہ اس تفرقہ اور فساد کی ذمہ دار مسلم لیگ ہے جو خاموشی سے دیکھ رہی ہے اور دخل نہیں دیتی۔ خاص ہماری ہی یہ رائے نہیں۔ بلکہ شیخ سعدی مرحوم بھی یہی فرما گئے ہیں ؎

اگر بینم کہ نابینا و چاہ است
اگر خاموش بنشینم گناہ است

مشرقی صاحب نے اس نزاع میں دخل دیا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ دخل نہ دیتے تو اچھا ہوتا۔ اُن کی مداخلت اس مثال کی مصداق ہے۔

ایک شخص نے کسی سے کہا کہ تیری نانی نے خصم کیا ہے۔ اس نے کہا بُرا کیا۔ پھر اُس شخص نے کہا کہ خصم کر کے چھوڑ بھی دیا تو جواب دیا کہ اور بھی بُرا کیا۔ یہی مثال مشرقی صاحب کے حال پر صادق آتی ہے۔ آپ نے پہلے بڑے زور سے لکھا تھا کہ لکھنؤ کے شیعہ سنی اگر باز نہ آئے تو ۳۰ جون کے پرچے میں ان کے متعلق احکام نکلیں گے۔ پھر لکھا کہ ۹ جولائی تک صلح نہ ہوئی تو ۱۴ جولائی کے پرچے میں آخری حکم شائع ہوگا۔ پھر ۹ جولائی کے پرچے میں اس مہلت کو ۱۴ جولائی تک وسیع کر دیا۔ آخر اس مہلت میں مزید وسعت کر کے ۲۸ جولائی کی تاریخ نکال دی اور لکھ دیا کہ ۲۸ جولائی کے بعد [illegible] لکھنؤ سے مانگے اور تربیتی کے چند اصحاب [illegible] اس طرح سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی [illegible]

کمشنر صاحب کو یقین کہ سٹی پولیس ردی کو نتیج کرے گی۔ خدا خدا کر کے ۲۳ جولائی کا پرچہ دیکھنے میں آیا جسے پڑھ کر معلوم ہوا کہ مہلت کی تاریخ ۱۸ اگست تک بڑھا دی گئی ہے۔ یہ عزم بالجزم کیا چھوڑ گویا شیخ چلی کے نکاح کی تاریخیں ہوئیں جو کبھی معرض وجود میں نہ آئینگی دیکھئے مشرقی صاحب کی موجودہ تاریخ کب آتی ہے

کیونکہ مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرینگے
کیا وعدہ انہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

سرکاری اطلاع

شمالی مغربی سرحد میں مقیم افواج کے پینے کے پانی میں مخالف قبائل کی طرف سے زہر ملانے کی جو کوشش کی گئی اس کی کیفیت حکومت پنجاب کے کیمیکل اگزامینر کی تازہ ترین سالانہ رپورٹ میں بیان کی گئی ہے۔ اگرچہ اس کوشش کا مقصد تباہ کن تھا۔ تاہم اسے عملی جامہ پہنانے کا طریقہ کچھ بے ڈھنگا سا تھا۔ کیونکہ جب یہ معلوم ہوا کہ تالابوں کے پانی کا رنگ اور ذائقہ بدل چکا ہے۔ اس سازش کا آسانی سے پتہ چل گیا۔ اس پانی کے نمونے رزمک کی ڈسٹرکٹ لیبوریٹری نے کیمیاوی امتحان کی غرض سے حکومت پنجاب کو بھیجے۔ جہاں معلوم ہوا کہ اس میں پکرک ایسڈ موجود ہے۔

پکرک ایسڈ ایک کمزور سا زہر ہے۔ اس کا ذائقہ سخت تلخ اور رنگ مخصوص طور پر پیلا ہوتا ہے۔ یہ امر کہ مجرموں نے خاص طور پر اس زہر کو منتخب کیا۔ ان کے محدود علم یا ذرائع پر دلالت کرتا ہے۔ زہر دینے کی ایک اور کوشش جو رپورٹ میں درج ہے میانوالی سے متعلق ہے جہاں ایک مقامی دکاندار نے مختلف سکولوں کے بچوں میں جن میں لڑکے اور لڑکیاں شامل تھیں۔ زہر ملی ہوئی مٹھائی تقسیم کی تھی۔ زہریلی مٹھائی کھانے کے چند منٹ کے اندر تمام بچوں میں زہر کے آثار نمایاں ہو گئے۔ [illegible] ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ بعد کافی [illegible] سے معلوم ہوا کہ جن کا علاج [illegible] کے [illegible] سے ایک نئے صاحب بچ گئے

مٹھائی کے کیمیاوی امتحان سے جس میں سنکھیا کا [illegible] آکسائیڈ اور پارے کا سرخ سلفیٹ پایا گیا۔

جہاں تک انسانوں کو زہر دینے کی وارداتوں کا تعلق ہے۔ گذشتہ سال کی طرح سال زیر تبصرہ میں بھی ضلع لاہور پنجاب بھر میں بدترین ثابت ہوا۔ اس ضلع میں اس قسم کی وارداتوں کی تعداد ۹۰ تھی۔ اسکے بالمقابل صوبہ دہلی۔ امرتسر اور پنجاب کی تمام ریاستوں میں انسانوں کو زہر دینے کی وارداتیں علی الترتیب ۳۹- ۲۹ اور ۳۳ تھیں۔ مویشیوں کو زہر دینے کی سب سے زیادہ وارداتیں جو صاحب کیمیکل اگزامنر کے نوٹس میں لائی گئیں وہ لاہور چھاؤنی اور راولپنڈی سے متعلق تھیں اور ان کی تعداد بالترتیب ۱۱ اور ۱۰ تھی انسانی جانوں کو ہلاک کرنے کے لئے (اس میں خودکشی کی وارداتیں شامل ہیں) افیون بدستور زیادہ استعمال کی گئی۔ جو وارداتیں صاحب کیمیکل اگزامنر کے نوٹس میں لائی گئیں ان میں ۳۴ فیصدی کی صورت میں افیون۔ ۱۸ فیصدی کی صورت میں دھتورہ اور ۱۵ فیصدی کی صورت میں سنکھیا استعمال کیا گیا تھا۔ جن مویشیوں کو زہر دیا گیا ان کی بیشتر تعداد کی صورت میں سنکھیا کا استعمال کیا گیا تھا۔

سال زیر رپورٹ کے دوران میں صاحب موصوف نے گھی کے ۵۹ نمونوں کا معائنہ کیا۔ ان میں سے صرف ۲۷ یعنی نصف سے بھی کم انسانی خوراک کے لئے موزوں قرار دئیے گئے باقی ۳۲ نمونے رد کر دئیے گئے —— سال مذکور کی ایک امتیازی خصوصیت یہ تھی کہ صاحب کیمیکل اگزامنر نے پولیس انسپکٹروں کے لئے لیکچروں کا ایک سہ ماہی نصاب جاری کیا۔ ان لیکچروں میں جرائم کی ابتدائی سائنٹیفک تحقیقات کے متعلق عملی تجربات شامل ہیں اور ان سے یہ مقصود ہے کہ افسران پولیس زیادہ سائنٹیفک طریق پر کام کریں اور جرائم کا مقابلہ کرتے وقت [illegible] پر کام کر سکیں۔ پولیس انسپکٹروں کو یہ بات سکھانے پر خاص زور دیا جاتا ہے کہ موقع واردات پر شہادت کا کس طرح جائزہ لینا چاہئے اور صاحب کیمیکل اگزا[illegible]

کی لیبارٹری میں کون کونسی اشیاء جانچ کرانی چاہئیں (ازمولوی مجیب الله ۱۹۳۹ء)

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۴)

اور چونکہ آپ نے ایک سال لاء بھی پڑھا ہے لہٰذا رومن لاء سے آپ نے اصول وقوانین اسلامیہ کا مقابلہ بھی کیا ہے۔

مولانا کی لڑکی کو میں نے ایک اُردو عبارت بغرض ترجمہ دی جس کا فوراً اس نے نہایت فصیح عبارت عربیہ میں ترجمہ کر کے دیا۔ ان تجارب کے بعد میں پھر عرض کروں گا کہ مسلمانوں کو ان ہستیوں سے فوائد حاصل کرنا بڑی نعمت ہے۔

برادران پنجاب اگر اس طرف متوجہ ہوں تو انہیں چاہئے کہ بہ تصدیق مولانا ثناء اللہ صاحب ومولوی داؤد صاحب غزنوی اپنے ارادہ سے فضل الرحمٰن شہزمرچنٹ لوہا بازار بھوپال کو مطلع کریں۔ تصدیق چال چلن، نیز استعداد صرف ونحو کا ہونا چاہئے۔ اس کا امکان ہے کہ بھوپال کے اہل خیر اصحاب سے وظیفہ امدادی کے لئے کامیاب ہو سکتے ہیں دو وظیفوں سے زیادہ کی امید نہیں عورتوں میں صرف نوشت وخواند اردو چال چلن کی تصدیق ہونا چاہئے۔ اور ان کے لئے امکان ہے کہ چار وظیفے تک ہو سکیں۔ وظائف کے متعدد درخواستیں آنے پر کئے جا سکتے ہیں۔ کم از کم اتنا ضرور ہوگا کہ قیام و طعام ولباس کے لئے کافی ہو سکے۔

مفلس فنڈ سے مندرجہ ذیل شائقین اخبار اہلحدیث جاری کرانا چاہتے ہیں۔ کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ اس کار خیر کو سرانجام دیکر ثواب حاصل کرے۔

(۱) محمد حسین حسکہ رام کے [illegible] پسرور ضلع سیالکوٹ

(۲) عصمت اللہ معرفت اللہ داد کمپا ونڈر رسول ہسپتال صادق آباد ریاست بہاولپور

جلسہ اہلحدیث کانفرنس جھنگ [illegible] کے [illegible] پنجابی [illegible] جس کا پہلا مصرع یوں تھا [illegible] خواب [illegible]

۳ یہ نظم مکمل درکار ہے۔ کسی صاحب کو یاد ہو یا وہ صاحب خود ہی مجھے مکمل نظم لکھ بھیجیں۔

ahmadimuslim.de

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جو بڈھاپن یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر
ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے .... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی
کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔
بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت
فی چھٹانک ۳ؕ۔ آدھ پاؤ ۶ؕ۔ پاؤ بھر ۱۲ؕ مع محصولڈاک
ممالک غیر سے محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالی برہما سے ایک پاؤ
کی قیمت مع محصولڈاک ۱۴ؕ پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی
ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ شہادتیں

جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب منصورپوری
"قبل ازیں مومیائی ایک مرتبہ منگا چکا ہوں بفضل ایزدی
تحریر سے باہر فائدہ ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ مومیائی
ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ بہت خوش نصیب اور جوان بخت
وہ ہے جس نے استعمال کی۔ ایک چھٹانک نوازی میاں کے
تام ارسال فرمائیں" (۲۰۔ مئی ۲۹ء)

جناب حکیم محمد بشیر الدین صاحب پٹنہ: "ایک چھٹانک
مومیائی بذریعہ وی پی روانہ فرما کر مشکور فرمائیں۔ میرے
مطب میں یہ سالہا سال سے امراض دماغی اور سینہ میں
مستعمل ہے بفضلہ بہت کارآمد اور مفید ثابت ہوتی رہی
ہے اسکی تصدیق کرتا ہوں" (۲۵۔ مئی ۲۹ء)

منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان
[illegible] ایجنسی امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ ساٹھ روپے

فی جلد ۱۵؍

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں
شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

زوال غازی

سابق شاہ افغانستان (امان اللہ خان) کے

تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان
کی ترقیات، ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی
طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات
غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب
عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے
جب تک ختم نہ ہو لے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔
افغانستان چونکہ ہندوستان کی ایک ہمسایہ (اسلامی)
سلطنت ہے۔ اس لئے اس کے حالات سے ہر شخص کا
واقف ہونا ضروری ہے۔ قابل دید ہے۔ ضخامت ۲۰×۳۰
کے ۵۰۴ صفحات۔ قیمت بجائے ۲ؕ کے ۱؍ روپیہ
محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

کم از کم

ڈیڑھ روپیہ روزانہ بالکل مفت پیدا کرنے کی نہایت
لاجواب ترکیب۔ محصول ڈاک کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ
بھیجکر مفت طلب فرمائیے۔ نوٹ:۔ حلفیہ تحریر کہ کسی
دوسرے کو بتایا نہیں جائیگا۔ آنا ضروری ہے۔

پتہ:۔ منیجر دارالکتب ہمدرد وطن رجسٹرڈ
فتح آباد۔ ضلع حصار (پنجاب)

جلد مفت منگالو

رسالہ تندرستی اور جوانمردی کے راز

اس رسالے میں ہر قسم کے بارہا کے مجرب اور اکسیر
نسخہ جات درج ہیں۔ اس کے پڑھنے سے فائدہ کثیر ہوگا
صرف ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں۔

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی
خزانہ گیٹ۔ کوچہ جٹاں۔ امرتسر

---

(۷۹۶)

طبیب کامل

المعروف

مجرب فارماکوپیا حصہ اول

مؤلفہ لقمان الحکمت فاضل طب حکیم و ڈاکٹر محمد عبداللہ
صاحب امرتسری۔ اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ
امراض کی یونانی و ڈاکٹری کی بہترین مجربات، آیورویدک
ویدک طریقہ علاج کے مجربات، مشاہیر اطباء حکیم
شریف خان صاحب، حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب
و دیگر معزز اطبائے ہند و یورپ کے بہترین مجربات
درج ہیں۔ اس کے علاوہ مؤلف کے خود ذاتی و
خاندانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے۔ ہر شخص کو چاہئے
کہ اس کو منگوا کر اپنے پاس رکھے۔ قابل دید ہے۔
کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۱۲؍ محصولڈاک
۴؍

منگوانے کا پتہ:۔
منیجر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

تصانیف مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

تقابل ثلاثہ اس میں تورات۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ کرکے بتلایا گیا ہے۔ کہ احکامات قرآنی بہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کے لئے کافی و وافی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل انوکھا ہے۔ قیمت عہ

توحید و تثلیث تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ رد کرتے ہوئے توحید اسلامی کو دلائل اور براہین کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

جوابات نصاریٰ اس رسالہ میں نئے مسیحیوں کی تین مشہور و معروف کتب کا جواب دیا گیا ہے۔ جن میں انہوں نے اہل اسلام پر اعتراضات کئے ہیں۔ یعنی رسائل حقائق قرآن" کا جواب "معارف قرآن" اور "اثبات التثلیث" مصنفہ (۷۸)
پادری عبد الحق کا جواب "اثبات التوحید"۔ اور "میں مسیحی کیوں ہوا" مصنفہ پادری سلطان محمد پال کا جواب "تم عیسائی کیوں ہوئے"۔ سب مفصل و مدلل دیا گیا ہے۔ جن کی تردید آج تک عیسائی صاحبان نہیں کرسکے۔ قیمت ۸ر

در تردید آریہ مشن

حق پرکاش اس کتاب میں اُن ایک سو انسٹھ ۱۵۹ سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ ان کا واحد جواب یہی حق پرکاش ہے۔ قیمت ۱۲ر

الہامی کتاب وہ قابلدید تحریری مباحثہ جو مولانا ابو الوفاء صاحب و ماسٹر آتما رام صاحب کے مابین ہوا۔ جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کتاب کی ضخامت ۲۰۱ صفحات: لکھائی، چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۱ر

ترک اسلام بجواب ترک اسلام اس رسالہ میں آریہ اعتراضوں کا قابلقدر جواب دیا گیا ہے۔ جو دھرمپال نے اسلام چھوڑ کر قرآن پر کئے تھے۔ اس رسالہ کو دیکھ کر خود موصوف نے جوابات کی معقولیت کا اعتراف کیا اور داخل اسلام ہوکر غازی محمود نام رکھا۔ قابلدید ہے جدید اڈیشن۔ قیمت ۹ر

بحث تناسخ وہ قابلدید تحریری مباحثہ جو کئی ہفتوں تک مابین مولانا مذکورہ ماسٹر آتما رام صاحب دربارہ مسئلہ تناسخ جاری رہا اور آخر حق کی فتح ہوئی۔ قیمت ۳ر

حضرت محمد رشی حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کا ثبوت تورات، انجیل اور وید سے ایسے صاف اور صریح حوالجات سے دیا ہے کہ متعصب مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۲ر

حدوث وید اس رسالہ میں خود وید کے منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید قدیم نہیں ہیں بلکہ اُس وقت بنائے گئے تھے جبکہ دنیا کی کافی آبادی سطح زمین پر پھیل چکی تھی۔ قیمت ۲ر

اصول آریہ اس رسالہ میں آریوں کے اہل الاصول مسائل کی فلسفیانہ طریق سے تردید کی گئی ہے۔ یعنی مادہ، روح اور سلسلۂ کائنات کی قدامت کا معقولی دلائل سے ابطال کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ آریہ سماج کی تردید کے لئے مفید ترین ہے۔ قیمت ۲ر

الہام یہ وہ مختصر رسالہ ہے جس میں الہام کی تعریف و تقسیم کرکے چند ناقابل حل سوالات آریوں سے کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲ر

شادی بیوگان اور نیوگ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے نیوگ جیسے حیا سوز مسئلہ کے مقابلہ میں شادی بیوگان کو کئی درجہ بڑھ کر فضیلت حاصل ہے۔ قیمت ۲ر

القرآن العظیم اس کتاب میں تمام خصوصیات الہام کو قرآن مجید سے ثابت کرکے مخالفین (آریہ وغیرہ) کو چیلنج دیا گیا ہے کہ انہی باتوں کا وید سے ثبوت پیش کریں۔ قیمت ۲ر

جہاد وید اس رسالہ میں جہاد کا ثبوت وید منتروں سے پیش کرکے اسلامی جہاد پر آریوں کی لب کشائی ہمیشہ کے لئے بند کردی ہے۔ قیمت ۳ر

مقدس رسول (جدید اڈیشن) آریوں نے ایک زہریلے رسالہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر سخت ناپاک اعتراضات کئے۔ جس کا نام تھا "رنگیلا رسول"۔ اس نامعقول رسالہ کا معقول، مدلل اور متین جواب "مقدس رسول" کے نام سے شائع ہوا ہے۔ قیمت ۸ر

نکاح آریہ اس رسالہ میں آریہ دھرم کے احکام متعلقہ نکاح پر مندرجہ ذیل آٹھ عنوانات قائم کرکے اسلامی نکاح کی خوبی و فضیلت کو واضح کیا ہے۔ (۱) نکاح کی ضرورت اور غرض۔ (۲) نکاح کس عمر میں ہو۔ (۳) نکاح کس عورت سے ہو۔ (۴) بیاہ کی قسمیں۔ (۵) نکاح کرنے کا طریق۔ (۶) میاں بیوی کے ملاپ کا طریق۔ (۷) نکاح دائم۔ لازم غیر منفک عقد ہے یا قابل فسخ۔ (۸) نکاح بیوگان۔ قیمت ۳ر

نماز اربعہ اس رسالہ میں ہر چہار مذہبوں، (مسلمانوں، عیسائیوں، آریوں اور ہندوؤں) کی نمازوں کا مقابلہ کرتے ہوئے غیر مذاہب کی نمازوں میں شرک اور اسلامی نماز میں اصل توحید کا نقشہ دکھایا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اسلام سے بڑھ کر کوئی مذہب توحید کو پیش نہیں کرسکتا۔ اور یہی اس کے منزل من اللہ ہونے کی دلیل ہے۔ قیمت ۲ر

نوٹ :۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ یہاں صرف اصل قیمتیں درج ہیں۔

ملنے کا پتہ { **منیجر اہلحدیث امرتسر**

ہندوستان کے دو ریفارمر

یعنی شری سوامی دیانند اور میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دیگر اہل مذاہب کے متعلق بدزبانیوں کا نمونہ ان کے اپنے شیریں الفاظ میں دکھا کر نتیجہ ناظرین کی رائے پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

ثمرات تناسخ

رسالہ ہذا میں مسئلہ تناسخ کو ایسے دلچسپ پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے کہ انسان پڑھ کر حیران ہو جاتا ہے۔ (مصنفہ مولوی حکیم محمد انصاری مرحوم از دیوریہ) قیمت ۴ر

سوامی دیانند کا علم و عقل

اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ سوامی جی دوسرے مذاہب پر اعتراض کرنے میں تحقیق اور علم سے کام نہ لیتے تھے۔ قیمت ۱ر

کتاب الرحمٰن

آریوں کی جدید کتاب "کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن" کا مکمل و مدلل جواب جو مولانا ابو الوفاء نے اپنی خاص نرالی طرز میں دیا ہے۔ جس کے سامنے مخالفین نے بھی سپر ڈال دی ہے۔ قیمت ۹ر

دیہاتی حکیم

ایک نئی تصنیف ہے۔ یہ کتاب محض دیہاتیوں کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ اس میں قریبًا ایک سو امراض کا بیان درج ہے۔ جس پر چھ سو کے قریب مجربات دیئے گئے ہیں۔ سر سے لیکر پاؤں تک جملہ امراض کی تفصیل اور تشریح کر دی گئی ہے۔ علاج دیسی ادویات سے بتایا ہے جو ہر جگہ بآسانی اور ارزاں مل سکیں۔ یہ کتاب غریبوں کے لئے ایک نعمت بے بہا ہے۔ جس کی قدر کرنا ان کا فرض ہوگا ضرور منگوائیں۔ ائمہ مساجد، نمبرداروں اور پٹواریوں کے پاس [illegible] چاہئے۔ قیمت ۱۲ر

جدید انگلش ٹیچر

اس کے مطالعہ سے انگریزی زبان بہت جلد لکھنا، [illegible] آجاتا ہے۔ قیمت ۸ر

منیجر اہلحدیث امرتسر

کتب تفاسیر و احادیث

تفسیر واضح البیان

اردو مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔

کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتًا اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے کتابت طباعت نہایت عمدہ۔ کاغذ اعلیٰ۔ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ سائز ۲۰×۳۰/۸۔ قیمت بے جلد ۳ر۔ مجلد ۳ر۸۔ قابل مطالعہ ہے۔

تبویب القرآن

مصنفہ مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی۔ ہر صفحہ کے دو کالم ہیں۔ ایک میں قرآن مجید کی آیات ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں۔ تمام کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (۱) اعتقادیات۔ (۲) فقہ القرآن (۳) قصص القرآن۔ (۴) المتفرقات۔ ہر ایک فصل میں کئی باب ہیں۔ ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے۔ ضخامت ۷۰۴ صفحات۔ قیمت للعہ

تفسیر فاتحۃ الکتاب

مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب جے پوری۔

یہ تفسیر لباب التاویل کا ایک حصہ ہے جو مضامین عقلیہ و نقلیہ کے اعتبار سے مجمع البحرین ہے۔ علاوہ ذاتی استنباط کے ۸۵ کتب کی عبارات سے مرتب کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲ر

تفسیر سورہ یوسف

سورہ یوسف میں جو عجیب و دلچسپ حالات اور معرفت حق اور صبر و استقامت کے نکات ہیں۔ اسکی پوری تفسیر سلیس اردو نظم میں درج ہے۔ قیمت ۱۰ر

تفسیر محمدی

مصنفہ مولوی محمد صاحب لکھوی پہلے آیت قرآنی لکھ کر نیچے پنجابی اس کے نیچے فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ بعد از اں مذکورہ آیت کی پنجابی زبان میں نہایت عمدہ تفسیر نظم میں لکھی گئی ہے۔ قیمت جلد اول ۴ر۔ جلد دوم ۴ر جلد سوم ۴ر۔ جلد چہارم ۴ر۔ جلد پنجم ۴ر۔ ششم ۴ر۔ جلد ہفتم ۴ر۔

اکرام محمدی

(پنجابی نظم) مصنفہ مولوی محمد دلپذیر صاحب بھیروی۔

اس میں سورہ والضحیٰ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی سیرت مبارکہ کے متعلق بیش بہا معلومات درج ہیں۔ ضخامت ۵۷۲ صفحات۔ قیمت ۴ر

تفسیر موضح القرآن

مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب۔

اس قدر جامع اور مختصر تفسیر کسی نے نہیں لکھی۔ قیمت ۴ر

تخریج ہدایہ عسقلانی

فقہ کی مستند کتاب ہدایہ میں جو احادیث بے سند درج ہیں اس کتاب میں ان کو مسند مع تنقید بتایا گیا ہے۔ علماء اور طلباء کو بہت مفید ہے۔ قیمت ۸ر (۸۹)

مشکوٰۃ شریف عربی

فن حدیث کی مقبول اور مستند کتاب ہونے کی وجہ سے آج اس کا درس ہر جگہ ہو رہا ہے۔ مطبع مجتبائی کانپور قیمت ۲ر۔ مطبوعہ دہلی ۵ر

مشکوٰۃ شریف غزنوی

اس میں اردو ترجمہ بین السطور ہے۔ حاشیہ پر معتبر مضامین جو اہلسنت والجماعت کے مذہب کے مطابق ہیں درج ہیں۔ چار جلدوں میں ہے۔ قیمت ۱۰ر

جامع الترمذی

(عربی) یہ کتاب صحاح ستہ میں مشہور ہے بلکہ درس میں بھی داخل ہے۔ فہرست ابواب رسالہ اصول حدیث و شمائل و نخبۃ مغتذی و حاشیہ جدید کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ قیمت ۵ر

منگوانے کا پتہ { منیجر اہلحدیث امرتسر

مظاہر حق

مشکوٰۃ شریف کا ترجمہ ہے۔ جو مولوی محمد قطب الدین خان صاحب مرحوم محدث دہلوی نے کیا ہے۔ اور ہر ایک حدیث کے معنی اور مطالب کو خوب اچھی طرح سے واضح اور مدلل بیان کر کے حضرت استاد الکل شاہ محمد اسحٰق صاحب محدث دہلوی مہاجر مکی کی نظر سے گذرانا ہے کتاب ہذا کی چار بڑی ضخیم جلدیں ہیں۔ قیمت عـه

تجرید البخاری مجلد

اس میں صحیح بخاری کی تمام حدیثیں بحذف تکرار جمع کر دی گئی ہیں۔ کتاب ہذا کے صفحات کے دو کالم بنے ہیں۔ ایک کالم میں عربی عبارت مع اعراب [illegible]

تصنیفات قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی

رحمۃ اللعالمین

اس میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور جامعہ ملیہ دہلی، مدرسہ [illegible] کے نصابات میں داخل ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت جلد اول ۶ر۔ جلد دوم ۔ جلد سوم

سفرنامہ حجاز

جس میں حرمین پاک کی ہر چیز اور [illegible]

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ (۱) دفعہ ۱۳۔ ایکٹ امداد مقروضین ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منگ کریم بخش۔ رحیم بخش پسران چوہڑ ذات ماشکی سکنہ پنڈی کلاں تحصیل شکرگڈھ ضلع گورداسپور قرضداران نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی نراتن داس وغیرہ قارضان ذات کھتری سکنہ بتو بارہ منگا تحصیل شکرگڈھ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ قرضداران مذکور اور ان کے قرضخواہوں میں تصفیہ کرانے کی کوشش کی جاوے لہٰذا تم جملہ قرضخواہ کو (جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے) بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو تمہیں قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں بتاریخ ۸/۳۹ ۱۵ دفتر [illegible] پیش کرو۔ بورڈ مذکور بتاریخ ۸/۳۹ [illegible] ہذا کی پڑتال کریگا جبکہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئے نیز تم جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے کہ ایسے نقشے کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کو مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر تم اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام [illegible] [illegible] پیش ہونا چاہئے۔

دستخط چیئرمین صاحب بورڈ قرضہ شکرگڈھ

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ [illegible] کی چھپائی نہایت عمدہ خوشنما، اعلیٰ رنگ دار، سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کر کے اپنے حسب منشا کام کرائیں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے:-

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

دی گئی ہے اور دوسرے کالم میں بالمقابل اس کا ترجمہ سلیس اردو زبان میں دیا گیا ہے۔ قیمت مہ

حزب الاعظم

[illegible] شرح مشکوٰۃ) زیر متن ترجمہ اردو حاشیہ پر اوراد کی برکات کی کامل تفسیر بزبان اردو [illegible] کل نماز وغیرہ۔ خاشدہ قیمت ۱۰ر

حزب المقبول

قرآن و حدیث کی دعاؤں کا مجموعہ۔ اس میں ہر موقع کی دعا موجود ہے مترجم ہے۔ اس کا ہر اہلحدیث گھر میں رہنا نہایت ضروری ہے۔ قیمت مر

کا دلچسپ بیان۔ فرضیت حج کے عقلی دلائل و نقشہ جات درج ہیں۔ قیمت مہر

الجمال والکمال

[illegible] تفسیر کی ہے۔ قیمت مہر

استقامت

اس رسالہ میں عیسائیت پر اسلام کی فضیلت بیان کی ہے۔ قیمت ۲ر

معراج المؤمنین

اس رسالہ میں امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ ترجمہ عربی خط اعلیٰ [illegible] قیمت مر

مہر نبوت

[illegible] قیمت

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

NATIONAL MUSLIM